سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

نا ولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 264 Tuesday 10 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۶۴) ۱۰ر فروری ۲۰۲۶ء بروز منگل قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

نریندر مودی جی کی ہمت نہیں ہوئی ایوان میں آنے کی، راہل گاندھی کے ساتھ ساتھ پرینکا بھی حملہ آور

راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ جو اراکین پارلیمنٹ وزیر اعظم پر حملہ کرنا چاہتے تھے، ان پر ایف آئی آر کرائیں، سچ تو یہ ہے کہ حکومت بحث سے ڈرتی ہے، حکومت نے مجھے ایوان میں بولنے نہیں دیا

نئی دھلی (ایجنسی):
لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی لگاتار یہ آواز اٹھا رہے ہیں کہ انھیں ایوانِ زیریں میں بولنے نہیں دیا جا رہا ہے۔ وہ وزیر اعظم نریندر مودی کو تنقید کا نشانہ بھی بنا رہے ہیں، جو لوک سبھا میں اپوزیشن کے سوالات کا جواب دینے کے لیے حاضر بھی نہیں ہوئے۔ اس معاملہ میں راہل گاندھی کے ساتھ ساتھ پرینکا گاندھی بھی آواز اٹھا رہی ہیں۔ پرینکا گاندھی نے میڈیا اہلکاروں سے کہا کہ ''اسپیکر پر اتنا دباؤ ہے کہ انھیں خود بیان دینا پڑ رہا ہے، جو مناسب نہیں ہے۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''اس کا سوال ہی نہیں اٹھتا کہ کوئی مودی جی پر ہاتھ اٹھائے۔ ایوان میں کانگریس کی 11 خاتون اراکین پارلیمنٹ ہیں، جن میں سے میں بھی ایک ہوں۔ کبھی خاتون اراکین پارلیمنٹ سنجیدہ سیاستداں ہیں۔ اسپیکر نے ان کی بے عزتی کی ہے۔ اسپیکر پر حکومت نے ایسا کہنے کا دباؤ ڈالا ہے۔'' تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے وہ یہاں تک کہتی ہیں کہ ''نریندر مودی جی کی ہمت نہیں ہوئی ایوان میں آنے کی، اس لیے اسپیکر سے صفائی دلوا رہے ہیں۔''

اس معاملہ میں کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی پہلے ہی پی ایم مودی اور حکومت کے 'خوفزدہ' ہونے کی بات کہہ چکے ہیں۔ آج لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے ملاقات کے بعد میڈیا اہلکاروں سے انھوں نے کہا کہ ''پی ایم مودی سچ کا سامنا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ میرے بولنے سے ڈر رہے ہیں۔ وزیر اعظم کو اراکین پارلیمنٹ سے ڈر نہیں، جو میں بولتا ہوں اُس سے ڈر ہے۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''جو اراکین پارلیمنٹ پی ایم مودی پر حملہ کرنا چاہتے تھے، ان پر ایف آئی آر کرائیں۔''

راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ حکومت ایوان میں بحث سے ڈرتی ہے، اس لیے ایوان میں حزب اختلاف کے قائد کو بولنے نہیں دیا گیا۔ سابق فوجی چیف منوج مکند نروَنے کی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ''حکومت نہیں چاہتی تھی کہ میں اس پر بات کروں، اس لیے انھوں نے ایوان کو روکا۔ انھوں نے مجھے بولنے نہیں دیا، ایسا 4-3 بار ہوا۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''وزیر دفاع نے جھوٹ کہا کہ کتاب شائع نہیں ہوئی ہے، جبکہ کتاب شائع ہو چکی ہے اور ہمیں اس کی ایک کاپی بھی ملی ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم ایشو ہے کہ صدر جمہوریہ کی تقریر پر حزب اختلاف کے قائد اور پورے اپوزیشن کو بولنے نہیں دیا گیا۔ دوسرا اہم ایشو یہ ہے کہ ایک رکن پارلیمنٹ کئی کتابوں کا حوالہ دے رہے تھے اور بہت گندی باتیں بول رہے تھے، انھیں کچھ بھی نہیں کہا گیا۔'' انھوں نے آگے کہا کہ ''تیسرا ایشو ہمارے اراکین کی معطلی ہے۔ ایک آخر ایشو یہ بھی ہے کہ وزیر اعظم کو اراکین پارلیمنٹ سے خطرہ ہونے کی بات پھیلائی جا رہی ہے۔ ایسا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ وزیر اعظم ایوان میں آنے سے ڈرے ہوئے تھے، اراکین پارلیمنٹ کی وجہ سے نہیں، بلکہ میری باتوں کی وجہ سے۔ اور وہ اب بھی خوفزدہ ہیں، کیونکہ وہ سچ کا سامنا نہیں کر سکتے۔''

دراصل لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ لوک سبھا میں وزیر اعظم مودی کے ساتھ ناخوشگوار واقعہ پیش آ سکتا تھا، اس لیے وہ صدر جمہوریہ کی تقریر پر شکریہ کی تحریک کا جواب دینے لوک سبھا میں نہیں آئے۔ گزشتہ بدھ کی شام 5 بجے جب ایوان کی کارروائی شروع ہوئی تھی، تب مبینہ طور پر اپوزیشن کی خاتون اراکین پارلیمنٹ نے ایوان میں ہنگامہ کیا تھا۔ وہ وزیر اعظم کی کرسی کے پاس کھڑی تھیں، حالانکہ وزیر اعظم وہاں موجود نہیں تھے۔ خاتون اراکین پارلیمنٹ ہاتھ میں بینر لیے ہوئے نعرہ لگا رہی تھیں۔ اس ہنگامہ کے سبب ہی ایوان کی کارروائی اگلے دن تک ملتوی کر دی گئی تھی۔ اس وجہ سے پی ایم مودی کی ہونے والی تقریر بھی ملتوی کر دی گئی۔ اس واقعہ کے بعد لوک سبھا اسپیکر نے فکر کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ اس سے قبل پارلیمنٹ میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

اناؤ ریپ کیس: کلدیپ سنگھ سینگر کو سپریم کورٹ سے جھٹکا، ضمانت عرضی پر سماعت سے انکار

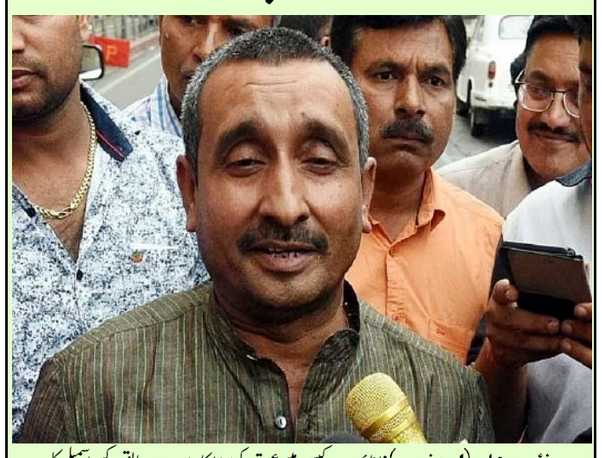

نئی دھلی (ایجنسی): اناؤ ریپ کیس میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے سابق رکن اسمبلی کلدیپ سنگھ سینگر کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے پیر کے روز ان کی ضمانت عرضی پر سماعت سے انکار کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ کو ہدایت دی کہ زیر التوا اپیل کی سماعت تین ماہ کے اندر مکمل کی جائے۔ سپریم کورٹ کے سامنے سماعت کے دوران سینگر کے وکیل نے دلیل دی کہ ان کے موکل تقریباً نو سال سات ماہ کی سزا کاٹ چکے ہیں، جب کہ نچلی عدالت کی جانب سے سنائی گئی کل سزا دس سال ہے۔ اس بنیاد پر انہیں ضمانت دی جانی چاہیے۔ تاہم عدالت نے اس دلیل کو قبول نہیں کیا۔ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ بھی ان کی ضمانت عرضی مسترد کر چکی ہے۔ مرکزی تفتیشی بیورو کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ سینگر ریپ کیس میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے ہیں اور معاملہ نہایت سنگین نوعیت کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے کیس میں ضمانت دینا مناسب نہیں ہوگا۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا کہ ملک میں قانون کی حکمرانی ہے اور یہاں تک کہ خطرناک دہشت گردوں اور سنگین الزامات کا سامنا کرنے والے افراد کو بھی منصفانہ سماعت کا حق حاصل ہوتا ہے۔ تشار مہتا نے اس موقع پر کہا کہ ممبئی حملوں کے مجرم قصاب کو بھی مکمل قانونی عمل کا موقع فراہم کیا گیا تھا۔ چیف جسٹس نے واضح کیا کہ عدالت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اپیل کی غیر جانبدارانہ سماعت ہو۔ واضح رہے کہ سینگر کے خلاف دو الگ الگ معاملات میں عدالتی کارروائی جاری ہے۔ ایک معاملہ اُناؤ ریپ کیس سے متعلق ہے، جب کہ دوسرا متاثرہ لڑکی کے والد کی پولیس حراست میں موت سے جڑا ہوا ہے۔ دونوں مقدمات مختلف سطحوں پر زیر سماعت ہیں۔ 19 جنوری کو دہلی ہائی کورٹ نے سینگر کی ضمانت عرضی کو مسترد کر دیا تھا۔ اس فیصلے کے بعد انہوں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا اور ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا، تاہم عدالت عظمیٰ نے فوری سماعت سے انکار کرتے ہوئے معاملے کو ہائی کورٹ میں ہی جلد نمٹانے کی ہدایت دی ہے۔ یاد رہے کہ ریپ کے مقدمے میں سینگر کو عمر قید کی سزا سنائی جا چکی ہے۔ ایک دوسرے معاملے میں ہائی کورٹ نے انہیں ضمانت دی تھی، لیکن بعد میں سپریم کورٹ نے اس فیصلے پر روک لگاتے ہوئے ضمانت منسوخ کر دی تھی۔

مغربی بنگال: 14 فروری کو جاری نہیں ہوگی 'ایس آئی آر' کی حتمی لسٹ

سپریم کورٹ نے ایک ہفتے کی توسیع کا دیا حکم

نئی دھلی (ایجنسی): مغربی بنگال میں ایس آئی آر عمل کے بعد حتمی ووٹر لسٹ اب 14 فروری کو جاری نہیں ہوگی۔ سپریم کورٹ نے مغربی بنگال ایس آئی آر معاملے میں دستاویزات کی تحقیقات اور حتمی ووٹر لسٹ کی اشاعت کے لیے 14 فروری کی آخری تاریخ میں ایک ہفتے کی توسیع کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے مغربی بنگال کے ڈی جی پی سے ذاتی حلف نامہ بھی طلب کیا ہے۔

سپریم کورٹ نے ڈی جی پی سے ایس آئی آر ڈیوٹی میں شامل افسران کے خلاف دھمکیوں اور تشدد کے متعلق الیکشن کمیشن کے حلف نامے پر جواب دینے کے لیے وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے پیر کو کہا کہ ایس آئی آر میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بیان مغربی بنگال میں ایس آئی آر عمل کو چیلنج دینے والی کئی عرضیوں کی سماعت کے دوران دیا۔ جب دونوں فریق بحث کر رہے تھے تو سی جے آئی نے کہا کہ جس بھی حکم یا وضاحت کی ضرورت ہوگی، ہم جاری کریں گے۔ لیکن ہم ایس آئی آر میں کوئی روکاٹ نہیں آنے دیں گے۔ یہ بات تمام ریاستوں کو سمجھنی چاہیے۔

سماعت کے بعد سپریم کورٹ نے کہا کہ اس پر وزیر اعلیٰ نے بیان دیا ہے کہ وہ ریاستی حکومت کے ان افسران کو فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں جو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے قابل ہیں۔ تعمیل حکم میں یہ کہا گیا ہے کہ 7 فروری کو ایک وکیل نے الیکشن کمیشن کو مطلع کیا کہ ریاستی حکومت ایس آئی آر کے لیے ریاستی حکومت کے 8500 افسران کو فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ سماعت کے دوران مغربی بنگال حکومت کی جانب سے واضح طور پر کہا گیا کہ 8505 گروپ بی افسران کی فہرست الیکشن کمیشن کو نہیں بھیجی گئی تھی، کیونکہ وہ کمیشن کے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے۔ اب یہ فہرست الیکشن کمیشن کے وکیل نائیڈو کے حوالے کر دی گئی ہے۔ اسے ہمارے سامنے ریکارڈ پر بھی رکھ دیا گیا ہے۔ ایس آئی آر کے جاری عمل کو منظم کرنے اور ظاہر کیے جانے والے کچھ خدشات کو دور کرنے کے لیے مغربی بنگال ایس آئی آر پر سپریم کورٹ کی درج ذیل ہدایات:

ریاستی حکومت یہ یقینی بنائے کہ فہرست میں مذکور تمام 8505 گروپ بی افسران کل شام 5 بجے تک ڈی ای او یا ای آر او کو ڈیوٹی کے لیے رپورٹ کریں۔ سپریم کورٹ نے ہدایت دی کہ الیکشن کمیشن کو موجودہ ای آر او اور اے ای آر او کو تبدیل کرنے اور اہل پائے جانے پر ان کی خدمات حاصل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ ان ریاستی سرکاری افسران کے بائیوڈیٹا کی مختصر جانچ کے بعد انہیں مائیکرو آبزرور کے طور پر کام کرنے کے لیے ایک یا دو دن کی مختصر تربیت دی جا سکتی ہے۔ مائیکرو آبزرور یا ریاستی سرکاری افسران کو سونپی گئی ذمہ داری صرف ای آر او کی مدد کرنا ہوگی، کیونکہ حتمی فیصلہ ای آر او کا ہی ہوگا۔ چونکہ سرکاری افسران کا ایک نیا گروپ شامل کیا گیا ہے، اس لیے متاثرہ افراد کی جانب سے پیش کردہ دستاویزات کی جانچ کے عمل میں مزید وقت لگنے کا امکان ہے۔ عرضی گزاروں میں سے کچھ کی جانب سے پیش کی گئی تجویز کے مطابق ہم ہدایت دیتے ہیں کہ ای آر او کو جانچ مکمل کرنے اور فیصلہ کرنے کے لیے 14 فروری کے بعد ایک ہفتے کا اضافی وقت دیا جائے۔

یوپی اسمبلی میں اقتصادی سروے پیش، اپوزیشن کے ہنگامے کے دوران اجلاس کل تک کے لیے ملتوی

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش اسمبلی کے بجٹ اجلاس کا آغاز پیر کو گورنر آنندی بین پٹیل کی تقریر کے ساتھ ہوا۔ اس دوران اپوزیشن ارکان اسمبلی کا ہنگامہ اور نعرے بازی بھی جاری رہی۔ گورنر نے کہا کہ ریاست میں 6 کروڑ لوگوں کو غربت سے نجات دلائی گئی ہے۔ ریاست میں امن و امان کو بہتر بنانے کے لیے حکومت زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نومبر 2019 سے اب تک 129 جرائم پیشہ کو مختلف الزامات میں عمر قید یا دیگر قوانین کے تحت قید اور جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ وہیں دو کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ اسمبلی میں ایک طرف گورنر ریاستی حکومت کی تعریف کر رہی تھیں وہیں دوسری اپوزیشن کئی معاملوں میں حکومت کی ناکامی کا الزام لگا کر 'گو بیک، گو بیک' نعرے لگا رہا تھا۔ اس دوران اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے اپنا اقتصادی سروے پیش کیا حالانکہ سماج وادی پارٹی کی شدید مخالفت کے بعد اسمبلی کی کارروائی کل تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ پہلے سے طے شدہ شیڈول کے مطابق اسمبلی میں سب سے بڑی اپوزیشن سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے ممبران اسمبلی نے ایوان میں ہنگامہ کیا۔ انہوں نے 'واپس جاؤ، واپس جاؤ' کے نعرے لگائے اور حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ اسمبلی اجلاس کے موقع پر ایس پی ایم ایل اے زاہد بیگ 'ایس آئی آر اور فارم 7 کا مسئلہ اٹھانے اسمبلی پہنچے۔ وہ نعرے لگاتے ہوئے پلے کارڈ اٹھائے اسمبلی میں داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ اپوزیشن پارٹی کے کئی دیگر ممبران اسمبلی بھی نعرے لگا رہے تھے۔ اپوزیشن ایس آئی آر، کوڈین کف سیرپ کی اسمگلنگ اور امن و امان جیسے مسائل پر حکومت کو گھیرنے کے لیے تیار ہے۔ سماج وادی پارٹی کے اراکین اسمبلی نے اجلاس شروع ہونے سے پہلے چودھری چرن سنگھ کے مجسمہ کے قریب ایک بڑا مظاہرہ کیا جس میں منی کارنیکا گھاٹ اور ایس آئی آر سمیت کئی مسائل پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ایس پی کے سینئر لیڈر راجندر چودھری نے کہا کہ حکومت کا بجٹ محض دھوکہ ہے۔ اس سلسلے میں ہنگامے کے اندیشے کے پیش نظر اسمبلی احاطے میں اتر پردیش پولیس کے ساتھ ساتھ آر آر ایف کے دستے تعینات کئے گئے ہیں۔ پورے علاقے کو بیریکیڈ کر کے چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اتوار کے روز ہوئی آل پارٹی میٹنگ میں تعاون کی یقین دہانیوں کے باوجود پہلے دن حکمراں اور اپوزیشن کے درمیان تلخ نوک جھونک دیکھنے کو ملی۔ اجلاس سے پہلے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ آج گورنر کی تقریر کے بعد اتر پردیش کا اقتصادی سروے بھی ایوان میں پیش کیا جائے گا۔ یہ پہلا موقع ہے جب کوئی ریاستی حکومت اپنی اقتصادی کامیابیوں کو پیش کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ ہم نے اتر پردیش کو پسماندگی سے نکالا ہے اور اسے ہندوستانی معیشت میں ایک بڑی کامیابی کے طور پر قائم کیا ہے۔

الگ الگ سڑک حادثات میں چار خواتین سمیت سات افراد کی موت

رائے بریلی (ایجنسی):
اتوار کو ضلع میں الگ الگ سڑک حادثات میں چار نوجوان خواتین سمیت سات افراد کی موت ہوگئی۔ کئی دیگر زخمی ہوئے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ادھر لال گنج تھانہ علاقہ کے شوبھا پور گاؤں کے قریب سڑک حادثہ میں دو لوگوں کی موت ہوگئی۔ اس کے علاوہ، اتوار کو لال گنج تھانہ علاقہ کے پلکھا (بارواتلی) گاؤں میں پیدل سڑک پار کرنے والی ایک خاتون کی سڑک حادثے میں موت ہوگئی۔ ایک پولیس افسر کے مطابق، اتوار کی شام جگت پور تھانہ علاقے کے کوڑر ماجرا چولی گاؤں کے قریب سڑک حادثے میں چار نوجوان خواتین کی موت ہوگئی اور تین دیگر زخمیوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔ غلط سمت سے آنے والی ایک تیز رفتار کار نے زیر تعمیر گنگا ایکسپریس وے کی سڑک کے کنارے کھڑے ایک خاندان کو ٹکر ماردی۔

زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک اجتماعی دعوت میں شرکت کے لیے آئے تھے۔ اے ایس

پی، سی او اور دیگر پولیس افسران جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ پولیس کے مطابق اس حادثے میں ریا (14)، پریا (12)، شالینی (22)، اشا (14)، سادھنا (9)، رشمی (14) اور ہمانشی (23) زخمی ہو گئے ہیں۔ ہمانشی، شالینی، رشمی اور اشا کی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ باقی تین شدید زخمی خواتین ضلع اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ سی او سٹی ارون نوہر نے بتایا کہ جگت پور کے قریب ایک کار کے سڑک حادثے میں چار نوجوان خواتین ہلاک ہوگئیں۔ اس نے بتایا کہ وہ سڑک کے کنارے چل رہے تھے۔ اتوار کو لال گنج تھانہ علاقے کے تحت شوبھا پور گاؤں کے قریب ایک ای۔ رکشا سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے دو بائک آپس میں ٹکرا گئیں۔ دو افراد موقع پر ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے۔ حادثے کی اطلاع ملنے پر زخمیوں کو علاج کے لیے قریبی سی ایس سی اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے دونوں نوجوانوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کی۔ دونوں زخمیوں کی حالت نازک ہونے کے باعث انہیں ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ مرنے والوں کی شناخت مہندر سنگھ اور تیج بہادر کے طور پر ہوئی ہے۔

زخمیوں میں دھنر رام ناتھ اور رام پرساد بتایا جاتا ہے۔ پولیس نے دونوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا کر معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ اتوار کو پیلکھا (بارواتلی) گاؤں، لال گنج کوتوالی علاقے میں، ایک خاتون کو ایک ای رکشہ نے پیچھے سے ٹکر ماردی، جس سے وہ شدید طور پر زخمی ہوگئی۔ متوفی کی شناخت گاؤں کے رہنے والے جگت پال کی بیوی بھانومتی (55) کے طور پر ہوئی ہے۔ حادثے کے بعد راہگیروں نے زخمی خاتون کو کمیونٹی ہیلتھ سینٹر پہنچایا جہاں ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ انسپکٹر انچارج پرمود کمار سنگھ نے دونوں سڑک حادثات کی تصدیق کی اور بتایا کہ اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور تحقیقات اور کارروائی کر رہی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔''جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔(صحیح بخاری)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

جنرل نرونے کی 'غیر مطبوعہ' کتاب کا خوف

راہل گاندھی نے لوک سبھا میں 2 فروری کو جیسے ہی اپنی تقریر شروع کی، ایوان میں معمول کی خاموشی تھی۔ بمشکل دو منٹ گزرے ہوں گے کہ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے۔ اپوزیشن لیڈر اس وقت سابق فوجی سربراہ جنرل منوج مکند نرونے کی یادداشتوں پر مبنی ایک مضمون کی چند سطریں پڑھ رہے تھے۔ جیسے ہی انہوں نے اقتباس شروع کیا، حکمراں بنچوں میں بے چینی صاف نظر آنے لگی۔ راہل گاندھی نے کہا، ''جب چار چینی ٹینک ہندوستانی علاقے میں داخل ہوئے تو جنرل لکھتے ہیں.....'' وہ اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کے ساتھ بیٹھے راجناتھ سنگھ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ ایسی کوئی کتاب موجود ہی نہیں ہے۔ انہوں نے اسپیکر سے مطالبہ کیا کہ بغیر ثبوت کے حوالہ دینے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگلے دس منٹ کے دوران راجناتھ سنگھ کم از کم چار مرتبہ کھڑے ہوئے اور یہی بات دہراتے رہے کہ جس کتاب کا حوالہ دیا جا رہا ہے، وہ کبھی شائع ہی نہیں ہوئی۔ اگر راہل گاندھی کے پاس کتاب موجود ہے تو وہ اس کی ایک نقل ایوان میں پیش کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسی کسی کتاب کا وجود نہیں ہے۔ راہل گاندھی نے اس پر توجہ دی اور 4 فروری کو وہ کتاب کی ایک نقل اپنے ساتھ لے کر آئے۔ کیمروں کے سامنے اسے دکھاتے ہوئے انہوں نے کہا، ''ہندوستان کے ہر نوجوان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کتاب موجود ہے۔''

کانگریس کے رکن کے سی وینوگوپال نے اسپیکر کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ اپوزیشن لیڈر دراصل فروری 2026 میں 'کارواں' میگزین میں شائع ہونے والے سوشانت سنگھ کے مضمون 'نرونیز موینٹ آف ٹروتھ' سے اقتباس پڑھ رہے تھے۔ اس پر امت شاہ نے جواب دیا کہ میگزین کچھ بھی شائع کر سکتے ہیں، اگر کتاب شائع ہی نہیں ہوئی تو اسے کیسے نقل کیا جا سکتا ہے؟ راہل گاندھی کے اس اصرار کے باوجود کہ مواد 'سو فیصد درست' ہے، اسپیکر اوم برلا نے ان کی بات مسترد کر دی۔ وزیر دفاع نے کہہ دیا کہ کتاب موجود نہیں، اور معاملہ وہیں ختم کر دیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ جنرل نرونے کی کتاب 'فور اسٹارز آف ڈیسٹنی' کو پینگوئن رینڈم ہاؤس نے اپنی فہرست میں شامل کیا تھا۔ اشاعت کی تاریخ 30 اپریل 2024 درج تھی۔ صفحات کی تعداد 448، وزن 650 گرام اور آئی ایس بی این نمبر 10-0670099759 اور 13-978-0670099 درج تھا۔ اسے ایمیزون اور فلپ کارٹ جیسے آن لائن پلیٹ فارمز پر بھی فہرست کیا گیا تھا۔ تاہم یہ تمام آن لائن نشانات 48 گھنٹوں سے بھی کم وقت میں ہٹا دیے گئے۔ جب راہل گاندھی نے طباعت شدہ نقل ایوان میں دکھائی تو انہوں نے حکومت کو چیلنج کیا کہ اگر وزیر اعظم ایوان میں آتے ہیں تو وہ انہیں یہ کتاب پیش کرنا چاہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ اور وزیر دفاع دونوں نے دعویٰ کیا تھا کہ کتاب شائع نہیں ہوئی لیکن یہ رہی اس کی نقل۔ جس مضمون کے اقتباس کو پڑھنے سے انہیں روکا گیا تھا، وہ ایک ایسے حصے سے شروع ہوتا ہے جسے پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے دسمبر 2023 میں جاری کیا تھا اور جسے 18 دسمبر 2023 کو 'دی پرنٹ' نے شائع کیا تھا۔ اس کی تفصیلات گزشتہ دو برس سے عوامی سطح پر دستیاب تھیں۔ اس کے باوجود حکومت نے پارلیمنٹ میں اسے دبانے کی پوری کوشش کی۔ راہل گاندھی نے سوال اٹھایا، ''اس میں ایسا کیا لکھا ہے جس سے یہ لوگ اتنے خوف زدہ ہیں؟ اگر وہ خوف زدہ نہیں ہیں تو مجھے اسے پڑھنے کیوں نہیں دیتے؟''

جنرل منوج مکند نرونے دسمبر 2019 سے اپریل 2022 تک ہندوستانی فوج کے سربراہ رہے۔ اسی عرصے میں مشرقی لداخ میں چینی دراندازی ہوئی اور گلوان وادی میں ہندوستانی اور چینی فوجیوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، جن میں 20 ہندوستانی فوجی مارے گئے۔ یہ وہ وقت تھا جب جنرل بپن راوت ملک کے پہلے چیف آف ڈیفنس اسٹاف مقرر ہوئے تھے اور تینوں مسلح افواج کی ہم آہنگی ان کی ذمہ داری تھی۔ یہ ایک نہایت حساس مرحلہ تھا۔ مشرقی لداخ میں چین کی پیش قدمی ہوئی اور کچھ علاقے ہاتھ سے نکل گئے، جسے حکومت نے تسلیم بھی کیا۔ اسی دوران اگنی پتھ منصوبہ شروع کیا گیا، جس کے بارے میں نرونے لکھتے ہیں کہ فوج نے اچانک متعارف کرائے جانے پر اعتراض کیا تھا۔ ییل یونیورسٹی میں لیکچرار اور 'کارواں' کے کنسلٹنگ ایڈیٹر سوشانت سنگھ، جو خود سابق فوجی افسر ہیں، نے نرونے کی ٹائپ شدہ نسخہ کی بنیاد پر اپنا مضمون تحریر کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ یادداشتیں چینی جارحیت، ان فیصلوں پر روشنی ڈالتی ہیں جن کے نتیجے میں فوجیوں کی جانیں گئیں اور علاقہ ہاتھ سے نکلا، اور ایسے وقت میں سیاسی جوابدہی کی کمی کو اجاگر کرتی ہیں جب ملک جنگ کے دہانے پر تھا۔ سوشانت سنگھ کے مطابق 31 اگست 2020 کو رات 8 بج کر 15 منٹ پر آرمی چیف کوشالی کمان کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل وائی کے جوشی کا فون آیا۔ گلوان کی جھڑپ کو گیارہ ہفتے گزر چکے تھے۔ لائن آف ایکچوئل کنٹرول پر مذاکرات جاری تھے۔ این ایس اے اجیت ڈوبھال کی سربراہی میں چین اسٹڈی گروپ کی کئی میٹنگیں ہو چکی تھیں۔

نرونے لکھتے ہیں کہ اس بات پر اتفاق تھا کہ ہندوستان کو کچھ کرنا ہوگا۔ تاہم انہیں ہدایت تھی کہ جب تک "اوپر سے" اجازت نہ ملے، گولی نہ چلائی جائے۔ فوج نے اس پابندی پر اعتراض کیا۔ گلوان کے تجربے کے بعد فوج چاہتی تھی کہ اشتعال کی صورت میں کارروائی کی آزادی ہو۔ بالآخر یہ طے ہوا کہ اگر ذاتی سلامتی کو خطرہ ہو تو متعلقہ دستہ آخری چارہ کار کے طور پر خود دفاع میں گولی چلا سکتا ہے۔ اسی رات اطلاع ملی کہ کیلاش رینج کے راچن لا کی طرف چار چینی ٹینک بڑھ رہے ہیں۔ ہندوستانی فوج نے وارننگ فلیئرز چلائے، مگر انہیں نظر انداز کیا گیا۔ ہندوستان کو بلندی، توپ خانے اور بھاری ٹینکوں کی برتری حاصل تھی۔ جنرل جوشی نے آگے بڑھتے چینی ٹینکوں کو روکنے کے لیے فائرنگ کی اجازت طلب کی۔ نرونے نے سی ڈی ایس جنرل بپن راوت، دفاعی وزیر راجناتھ سنگھ، این ایس اے اجیت ڈوبھال اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے رابطہ کیا اور پوچھا: "میرے لیے کیا حکم ہے؟" پی ٹی آئی کے جاری کردہ اقتباس اور 'کارواں' کے مضمون کے مطابق، انہیں رات 10 بج کر 30 منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ تب دفاعی وزیر نے فون کر کے وزیر اعظم کا پیغام دیا: "جو مناسب سمجھو، وہ کرو۔" نرونے لکھتے ہیں کہ انہیں ایک مشکل ذمہ داری سونپی گئی۔ مکمل اختیار کے ساتھ ساری ذمہ داری ان پر ڈال دی گئی تھی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہندوستان پہلی گولی نہیں چلائے گا، مگر بھاری ٹینک اس انداز میں تعینات کیے جائیں کہ ان کی توپوں کا رخ چینی ٹینکوں کی طرف ہو۔ اگر اتنے اہم لمحے میں وزیر اعظم دو گھنٹے سے زائد دستیاب نہیں تھے، تو سوال اٹھتا ہے کہ فیصلہ سازی کا نظام کیسے کام کر رہا تھا؟ قومی سلامتی کے معاملات میں وزیر اعظم تک رابطہ ہر وقت ممکن ہوتا ہے۔ پھر 31 اگست 2020 کی شام کیا ہوا تھا؟

3 فروری کو لوک سبھا میں راجناتھ سنگھ نے کہا کہ نرونے کی کتاب کو "حقائق کی غلطیوں" کے باعث منظوری نہیں دی گئی تھی۔ اس بیان نے معاملہ مزید پیچیدہ کر دیا۔ اگر کتاب کو منظوری نہیں ملی تھی تو کیا اسے چھاپا جا سکتا تھا؟ کیا اسے آن لائن پیشگی آرڈر کے لیے فہرست کیا جا سکتا تھا؟ اگر شائع نہیں ہوئی تو اس کی طباعت شدہ نقل کہاں سے آئی؟

ہماری دینی زبوں حالی کا کون ہے ذمہ دار؟

عبدالغفار صدیقی

صحیح دین سے ناواقفیت اور دین کے نام پر غیر عقلی باتوں اور رسول رواج کی ترویج کے سبب موجودہ دور میں ارتداد کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ارتداد کی کئی قسمیں اور شکلیں ہیں۔ ارتداد کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی مسلمان دین اسلام ترک کرنے کا علانیہ اعلان کرے اور اپنا نام تک بدل ڈالے۔ ایک صورت یہ ہے کہ کوئی مسلمان کھلے عام شرکیہ کفریہ رسوم انجام دے اور زبان سے کہتا رہے کہ میں مسلمان ہوں۔ یہ مرتد کے ساتھ منافق بھی ہے۔ ایسے بہت سے چہرے آپ اقتدار کے گلیاروں میں دیکھ سکتے ہیں، جنھیں انعام کے طور پر وزارتیں اور گورنریاں ملی ہوئی ہیں۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ دور حاضر میں ایسے چہرے صاحبان جبہ و دستار میں بھی نظر آنے لگے ہیں۔ گزشتہ دنوں لکھنؤ کے فرنگی محل سے وابستہ حضرت کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں وہ بھومی پوجن کرتے دکھائی دیے۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی کے بعد ایک بڑے مدرسے میں مولانا صاحب ''بھارت ماتا کی جے'' کے نعرے لگاتے نظر آئے۔ ارتداد کی ایک صورت کفر سے ذہنی مرعوبیت اور ذہنی غلامی بھی ہے۔ اس صورت میں متاثر فرد کا ایمان متزلزل ہوتا ہے، وہ اسلام سے زیادہ اپنی فلاح غیر اسلام میں دیکھتا ہے۔ مسلم معاشرے میں یہ شکل تیزی سے سرایت کر رہی ہے۔ خوشی وغم کی تقریبات میں اسلامی تہذیب وثقافت کی دھجیاں بکھیری جاری جا رہی ہیں۔

دورِ حاضر میں مسلم معاشرہ دینی، اخلاقی و معاشرتی سطح پر انتہائی زبوں حالی کا شکار ہے۔ ہماری یہ زبوں حالی علم وآگہی کی سطح پر بھی ہے اور عمل وکردار کی سطح پر بھی۔ ایک طرف ہم دین و شریعت کے اصل احکامات سے ناواقف ہیں، اور دین کے نام پر ایسی چیزوں سے واقف ہیں جن کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ رجب کے کونڈے، شبِ برات کا حلوہ، محرم کا کھچڑا، امام جعفر صادقؒ کی نیاز، خیر و برکت کے نام پر نقش، تعویذ کی ڈوریاں، نذر کے بتاشے، سوئم و چہلم کی فاتحہ — آخر ان سب امور ورسوم کا حضرت محمدؐ کے دین سے کیا تعلق ہے؟ سر پر ٹوپی، لمبی داڑھی اور لمبا کرتا شریعت اسلامی کا جزِ لاینفک کس تعلیم کی بنا پر ہے؟

رات کو جھاڑو نہ لگاؤ، ماموں رستا بھول جائیں گے، اذان کے وقت دنیا بھر کی باتیں کرو مگر سلام نہ کرو، کھانا کھاتے وقت بکواس کرو مگر سلام کا جواب مت دو، فلاں مکان میں جنات کا اثر ہے، فلاں خاتون جھپاٹے میں آ گئی ہے، فلاں لڑکی پر میاں صاحب آتے ہیں، فلاں پیر صاحب کعبہ میں نماز پڑھنے جاتے ہیں، کعبہ شریف غوث اعظم کا طواف کرنے جاتا ہے، سب کعبہ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں مگر کعبہ محمدؐ کے سامنے جھکا ہوا ہے، یہ اور اس طرح کی بے بنیاد باتیں دین کا حصہ کیوں کر ہو سکتی ہیں۔ کہیں رسول خدا کے حاضر و ناظر ہونے پر مباحثہ ہے، کہیں ان کو عالم الغیب ماننا ہی دین کی اساس سمجھ لیا گیا ہے، کہیں محمدؐ کو نور ثابت کرنے پر پورا زور لگایا جا رہا ہے۔ یہ اور اس طرح ہزاروں باتیں ہیں جو دین کے نام پر مسلم معاشرے میں رائج ہیں۔ فرضی اور موضوع روایات وواقعات پر مبنی درجنوں نہیں سیکڑوں کتابیں ہیں جو دین کے نام پر پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ تعویذ دینے والوں، جھاڑ پھونک کرنے والوں کی ہزاروں دوکانیں ہیں جو برصغیر ہندو پاک میں کھلی ہوئی ہیں۔ دین کے نام پر لاکھوں روپے کی چادریں اور کروڑوں روپے کے پھول مزارات پر چڑھائے جا رہے ہیں۔ مسجدوں کے ائمہ و خطباء بھی ایمان ویقین کے نام پر غیر عملی گفتگو کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یعنی دین کے نام پر خرافات کا چلن عام ہے۔

صحیح دین سے ناواقفیت اور دین کے نام پر غیر عقلی باتوں اور رسول رواج کی ترویج کے سبب موجودہ دور میں ارتداد کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ارتداد کی کئی قسمیں اور شکلیں ہیں۔ ارتداد کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی مسلمان دین اسلام ترک کرنے کا علانیہ اعلان کرے اور اپنا نام تک بدل ڈالے۔ ایک صورت یہ ہے کہ کوئی مسلمان کھلے عام شرکیہ کفریہ رسوم انجام دے اور زبان سے کہتا رہے کہ میں مسلمان ہوں۔ یہ مرتد کے ساتھ منافق بھی ہے۔ ایسے بہت سے چہرے آپ اقتدار کے گلیاروں میں دیکھ سکتے ہیں، جنھیں انعام کے طور پر وزارتیں اور گورنریاں ملی ہوئی ہیں۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ دور حاضر میں ایسے چہرے صاحبان جبہ و دستار میں بھی نظر آنے لگے ہیں۔ گزشتہ دنوں لکھنؤ کے فرنگی محل سے وابستہ حضرت کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں وہ بھومی پوجن کرتے دکھائی دیے۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی کے بعد ایک بڑے مدرسے میں مولانا صاحب ''بھارت ماتا کی جے'' کے نعرے لگاتے نظر آئے۔ ارتداد کی ایک صورت کفر سے ذہنی مرعوبیت اور ذہنی غلامی بھی ہے۔ اس صورت میں متاثر فرد کا ایمان متزلزل ہوتا ہے، وہ اسلام سے زیادہ اپنی فلاح غیر اسلام میں دیکھتا ہے۔ مسلم معاشرے میں یہ شکل تیزی سے سرایت کر رہی ہے۔ خوشی وغم کی تقریبات میں اسلامی تہذیب وثقافت کی دھجیاں بکھیری جاری جا رہی ہیں۔

مسلم معاشرے میں دین سے واقفیت کی سطح روز بروز گر رہی ہے۔ ناظرہ قرآن پڑھنے والے دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں۔ بمشکل چار فیصد مرد ہوں گے جو قرآن درست پڑھ سکتے ہوں۔ جہاں تک مفہوم سمجھنے کا سوال ہے تو پوری پوری بستیاں اس سے خالی ہیں۔ دہلی، راجستھان، اتر پردیش اور بہار میں مسلمانوں کی مادری زبان اردو ہونے کے باوجود اردو پڑھنے اور لکھنے والے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔

یہ صورت حال اس وقت ہے جب کہ مسلم بستیوں میں مساجد اور مدارس کثرت سے موجود ہیں۔ ہزاروں جماعتیں گشت کر رہی ہیں۔ دین کے نام پر متعدد جلسے ہو رہے ہیں۔ ختمِ قرآن کے ساتھ ختمِ بخاری کے اجلاس بھی ہونے لگے ہیں۔ اصلاحِ معاشرہ کے عنوان سے عظیم الشان کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں، مگر حاصل وہ ہے جو مندرجہ بالا سطروں میں تحریر کیا گیا ہے۔ دین کے نام پر اس ساری تگ و دو کے مثبت نتائج کیوں نہیں نکل رہے ہیں؟ کہا جاتا ہے کہ مدارس دین کے قلعے ہیں، یہاں دین کے محافظ تیار ہوتے ہیں۔ پھر ان قلعوں اور محافظوں کی موجودگی کے باوجود مسلم معاشرے میں بے دینی کیوں بڑھتی جا رہی ہے؟ اگر بھارت میں موجود بڑے مدارس شمار کیے جائیں تو بلا مبالغہ ایک سو ایسے مدارس ہوں گے جہاں عالمیت، تفسیر اور دورۂ حدیث تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان مدارس سے ہر سال دس ہزار علما فارغ ہوتے ہیں۔ قرآن حفظ کرنے والوں یعنی حفاظ کی تعداد اس سے دس گنا یعنی ایک لاکھ کے قریب ہوتی ہے۔ آج بھارت میں اگر کوئی ایجنسی، مفتیوں، عالموں اور حافظوں کو شمار کرے تو آپ کا کیا اندازہ ہے؟ میرے اندازے کے مطابق تو ان کی مجموعی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہونی چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ امت کی اصلاح وتعلیم میں ان کا کیا کردار ہے، جب کہ ان کی تعلیم وتربیت پر امت ہر سال اربوں روپے خرچ کرتی ہے؟

آج پوری پوری بستیوں میں عام مسلمان نہ اپنی میت کا جنازہ پڑھا سکتا ہے، نہ اپنے نومولود بچے کے کان میں اذان دے سکتا ہے اور نہ اپنے بچوں کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔ درست تلفظ کے ساتھ اذان دینے والے اور نماز کی امامت کرنے والے بھی کمیاب ہیں۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ علماء کہتے ہیں، جب وہ عوام سے چندہ مانگتے ہیں تو ان کا اک خاص جملہ یہ ہوتا ہے: ''اگر یہ مدارس نہ رہے تو تمہارے جنازے اور نکاح کون پڑھائے گا؟'' جب مسلم معاشرہ کی مجموعی صورتِ حال یہ ہے تو پھر مدارس اور دینی جماعتوں کا آؤٹ پُٹ کیا ہے؟

دور رسالت میں ہر صحابیؓ دین کی بنیادی تعلیمات سے واقف تھا۔ جنازہ، نکاح، اذان، اقامت اور نماز پڑھا سکتا تھا۔ مدینہ میں کتنے ہی نکاح ایسے ہوئے جن کا علم نبی اکرم ﷺ کو بعد میں ہوا۔ کئی جنازے ایسے ہوئے جن کی اطلاع حضور ﷺ کو بعد میں ملی۔ کہتے ہیں کہ ایک جنگ کے موقع پر دشمن کے سپہ سالار نے مسلم سپہ سالار کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے دو خاص افراد ہمارے پاس بھیج دیجیے جو ہمیں اسلام کے بارے میں بتائیں۔ امیر لشکر نے پورے اعتماد سے کہا: ''جنھیں چاہو لے جاؤ، یہاں ہر شخص دین سے واقف ہے۔''

میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ دور کے علما چاہتے ہی نہیں کہ عام مسلمان اس قابل ہو جائے کہ وہ نماز کی امامت کر سکے، جنازہ پڑھا سکے اور اپنے بچوں کا عقد خود انجام دے سکے۔ آپ فرمائیں گے: ''کس عالم نے روکا ہے؟'' میں عرض کروں گا: ''زیادہ تر کا یہی رویہ ہے۔'' عام مسلمانوں پر اتنے قدغن لگائے گئے ہیں کہ وہ امامت کے قابل ہی نہ رہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ نے امامت کے لیے صرف یہ شرط رکھی تھی کہ: ''جس کو قرآن زیادہ یاد ہو یا بہتر پڑھ سکتا ہو، وہ امامت کرے۔ بخاری میں مرو بن سلمہؓ سے ایک طویل روایت درج ہے، جس میں وہ کہتے ہیں کہ جب ہمارا قبیلہ اسلام لے آیا تو آپؐ نے ہم سے فرمایا: ''فلاں وقت یہ نماز پڑھا کرو اور فلاں وقت وہ نماز پڑھا کرو اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ جماعت کرائے۔'' (بخاری، کتاب المغازی 4302)

مگر علماء کے مطابق مثلاً جو ایک مشت داڑھی نہیں رکھتا، جو داڑھی کٹواتا ہے، جو پینٹ شرٹ (انگریزی وضع قطع اختیار کرتا ہے) پہنتا ہے، جو مودودی جماعت یا فکر سے متاثر ہے، جو غیر مقلد ہے وہ مصلے پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ شرطیں اس لیے لگائی گئیں کہ امت اپنے مسلک کے علماء کی محتاج رہے اور دین پر ان کی اجارہ داری قائم رہے۔ بیشتر مقامات پر عموماً ائمہ مساجد ہی نکاح پڑھاتے ہیں، اور نکاح کا معاوضہ بھی تقریباً طے شدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا نکاح پڑھانا چاہے تو اجازت نہیں دی جاتی، الا یہ کہ معاوضہ امام صاحب ہی کو ملے۔ آخر یہ شرطیں قرآن کی کس آیت اور حضور اکرمؐ کے کس حکم کی بنیاد پر لگائی گئی ہیں۔

ہم سمجھتے تھے کہ مدارس کی وجہ سے ہمارا دین محفوظ رہے گا، مگر آزاد بھارت میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ آئے دن حکومت دین میں دخل اندازی کر رہی ہے۔ جب کوئی مسئلہ اٹھتا ہے تو اک شور قیامت برپا ہوتا ہے کہ ''ہم کسی قیمت پر دین و شریعت میں مداخلت قبول نہیں کریں گے'' مگر یہ شور صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے، اور وہی ہوتا ہے جو حکومت چاہتی ہے۔ تازہ مثال اوقاف کے مسئلے کی ہے۔ جو جماعتیں وقف بل کی مخالفت کر رہی تھیں، وہی امید پورٹل پر رجسٹریشن میں پیش پیش نظر آ رہی ہیں۔

میرے عزیزو! امت کے حالات نہایت ناگفتہ بہ ہیں۔ ہر طرف اندھیرا ہے۔ رات تاریک اور ہولناک ہے، اور صبح کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی۔ ہر قائد اپنے عقیدت مندوں میں مست ہے، ہر معاملے میں بدعنوانی ہے۔ وہ دین جو رسولِ اکرم ﷺ کے ذریعے امت کو ملا تھا، آج خرافات، فرضی قصوں، تعویذ گنڈوں، نعروں، فقہی موشگافیوں اور مسلکی عصبیتوں میں گم ہو چکا ہے۔ دینی اداروں اور جماعتوں میں رسہ کشی جاری ہے، اور اس کا فائدہ براہِ راست اسلام دشمن طاقتوں کو پہنچ رہا ہے۔

اب وہ وقت آ چکا ہے جب ہر فردِ امت کو اپنی ناؤ کی پتوار خود سنبھالنی ہوگی۔ جس طرح وہ اپنے دنیاوی معاملات اکیلے اپنے کندھوں پر اٹھاتا ہے، اسی طرح دینی امور میں بھی خود آگے بڑھنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ہر شخص تنہا پیش ہوگا۔ وہاں کوئی جماعت یا فرقہ کسی کے کام نہیں آئے گا۔ علماء اگر بصدق نیت یہ چاہتے ہیں کہ وہ دنیا وآخرت میں سرخ رو ہوں اور امت مسلمہ دنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرے تو انھیں وہی دین پیش کرنا چاہئے جو محمدؐ نے امت کو دیا ہے، جس میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے سوا کسی کی اطاعت کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اولوا الامر کی اطاعت اللہ ورسول کی اطاعت سے مشروط ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین میں پانچ وقت کی فرض رکعات ہی فرض ہیں، رمضان کے روزے ہی لازمی ہیں، زکوٰۃ اپنی بستی کے ضرورت مندوں اور اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرنا باعث اجر ہے۔ کسی کو کسی فقہ کے امام کی اتباع کے لیے مجبور نہیں کیا گیا ہے۔

میں اپنے ان تمام احباب ورفقاء سے جو دین کا شعور رکھتے ہیں اور میرے احساس میں شریک ہیں، جو دنیا دار علماء سے تنگ آ چکے ہیں گزارش کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھ کر دینی اداروں کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ مساجد کو مراکز تعلیم وتربیت بنائیں، مدارس کو اس قابل بنائیں کہ ہر بچہ تعلیم حاصل کر سکے اور جس کا فارغ دینی وعصری علوم سے کما حقہٗ آگاہ ہو۔ جب تک امت کی باگ ڈور فرقہ ومسلک پرست علماء کے ہاتھوں رہے گی، امت یوں ہی ذلیل ہوتی رہے گی۔ اگر مسلمان دانشور اور باشعور طبقہ اب بھی نہیں جاگا تو عنقریب ہاتھوں سے سب کچھ نکل جائے گا۔

9897565066

XXXXXXX

ہند-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدہ اور عالمی اثرات

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

امریکی ٹیرف کی وجہ سے جن ہندوستانی شعبوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا تھا، اس معاہدے سے انہیں نمایاں راحت ملنے کی توقع ہے۔ خاص طور پر ٹیکسٹائل، چمڑا، مچھلی، زیورات اور دستکاری سے وابستہ صنعتوں کو بڑا فائدہ ہوگا۔ ان اشیا پر عائد مختلف ٹیکسز ختم ہونے سے نہ صرف برآمدات میں اضافہ ہوگا بلکہ ان شعبوں میں بڑے پیمانے پر روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ یورپ کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو جرمنی اور فرانس جیسے ممالک اس معاہدے سے خاص طور پر مستفید ہوں گے، کیونکہ یہ ممالک آٹو موبائل اور جدید صنعتی ٹیکنالوجی میں عالمی سطح پر نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ عالمی تجارت کی تاریخ گواہ ہے کہ تکنیکی طور پر مضبوط ممالک اکثر ترقی پذیر دنیا پر اپنی شرائط مسلط کرتے آئے ہیں، چاہے وہ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن ہو یا اس سے پہلے کا گیٹ معاہدہ۔ اس کا نقصان عموماً غریب ممالک کے مزدوروں اور چھوٹی صنعتوں کو اٹھانا پڑتا ہے، جبکہ امیر ممالک کے صارفین سستی اشیا سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی پس منظر میں متوازن تجارت کو سب کے مفاد میں سمجھا جاتا ہے، اور اس زاویے سے دیکھا جائے تو ہند-یورپی یونین معاہدے کی شرائط نسبتاً متوازن دکھائی دیتی ہیں۔ تاہم یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ اب تک ہندوستان نے جن ممالک کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے کیے ہیں، ان کے برآمدات تو بڑھے ہیں لیکن ہماری برآمدات اس تناسب سے نہیں بڑھ سکیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ تکنیکی برتری کا فقدان ہے، اور یہی وہ پہلو ہے جہاں یہ معاہدہ ہندوستان کے لیے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان طے پانے والا آزاد تجارتی معاہدہ بلاشبہ تاریخی بھی ہے اور وقت کی اہم ضرورت بھی۔ ویسے بھی ہر بین الاقوامی سمجھوتہ اپنی افادیت، فوری اثرات اور طویل المدتی امکانات کے تناظر میں جانچا جاتا ہے۔ موجودہ عالمی حالات میں یورپ اور ہندوستان دونوں ایک دوسرے کے سخت محتاج دکھائی دیتے ہیں۔ خاص طور پر امریکہ کی جانب سے اختیار کی گئی جارحانہ اور یک طرفہ تجارتی پالیسیوں نے نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپی یونین کو بھی شدید دباؤ میں ڈال رکھا ہے۔

امریکہ نے یورپی یونین پر ایسی سخت اور منفی شرائط مسلط کی ہیں جن کی مثال حالیہ عالمی تجارتی تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ یورپی مصنوعات پر اوسطاً پندرہ فیصد تک ٹیکس عائد کرنے کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی لگا دی گئی کہ یورپی یونین، امریکی مصنوعات پر کسی قسم کا ٹیکس عائد نہیں کرے گی۔ یہی نہیں بلکہ یورپ سے امریکہ میں چھ سو ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا مطالبہ بھی سامنے رکھا گیا۔ گرین لینڈ کے معاملے پر صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یورپی یونین پر جس نوعیت کا دباؤ ڈالا، وہ نہ صرف یورپ بلکہ پوری دنیا میں بحث وتجزیے کا موضوع بنا رہا۔ ایسے حالات میں یہ فطری تھا کہ یورپ کے ممالک واشنگٹن کی پالیسیوں سے شدید نالاں ہو جائیں۔

دوسری طرف ہندوستان بھی ٹرمپ انتظامیہ کی تجارتی اور سفارتی حکمت عملیوں سے زیادہ خوش نہیں رہا۔ یورپی ممالک ہندوستان کے وسیع صارف بازار، تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشت اور طویل المدتی اقتصادی امکانات کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اسی لیے دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کی جانب قدم بڑھایا اور بالآخر ایک تاریخی آزاد تجارتی معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس پر باضابطہ دستخط سے قبل ہی امریکہ کے وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے اشارہ دے دیا کہ ہندوستان پر عائد مزید پچیس فیصد ٹیرف میں نرمی کی جا سکتی ہے۔ اگرچہ اس نرمی کو روس سے ہندوستان کے ذریعے تیل کی درآمدات میں کمی سے مشروط کرنے کی بات بھی سامنے آئی، تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ ہند-یورپی یونین معاہدے نے واشنگٹن کو اپنے رویئے پر نظرِ ثانی پر مجبور کیا۔ اگرچہ اس معاہدے کے مکمل نفاذ میں ابھی کچھ وقت لگ سکتا ہے، کیونکہ یورپی پارلیمان سے منظوری کے بعد یورپی یونین کے تمام ستائیس رکن ممالک کو اسے اپنی اپنی پارلیمانوں سے منظور کرانا ہوگا۔ اندازہ ہے کہ یہ معاہدہ آئندہ برس سے نافذ العمل ہو سکے گا، مگر اس کا فوری سیاسی فائدہ یہی ہے کہ امریکہ کو اپنی انتہا پسندانہ تجارتی روش پر نظرِ ثانی کرنا پڑ سکتی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ گزشتہ تقریباً اٹھارہ برسوں سے ہندوستان اور یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات کر رہے تھے، مگر بعض بنیادی اختلافات کے باعث بات آگے نہیں بڑھ پا رہی تھی۔ جن نکات پر امریکہ کے ساتھ اتفاق رائے نہ ہو سکا تھا، وہی نکات یورپی یونین کے ساتھ بھی رکاوٹ بنے رہے۔ مثال کے طور پر یورپی ممالک کی خواہش تھی کہ انہیں ہندوستانی زرعی منڈیوں تک مکمل اور بے روک ٹوک رسائی دی جائے، جسے قبول کرنا ہندوستان کے لیے ہمیشہ مشکل رہا۔ موجودہ معاہدے میں زیادہ تر زرعی مصنوعات کو بڑی حد تک الگ رکھا گیا ہے، تاہم چند زرعی اشیا پر ٹیرف میں جو کمی کی گئی ہ

لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
Tuesday 10 February, 2026

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

اترپردیش

دلت سماج کی فلاح و بہبود صرف کانگریس پارٹی ہی میں ممکن ہے

بارہ بنکی (نامہ نگار): دلت سماج کا ہمیشہ سے ہی استعمال ہوتا رہا ہے لیکن جب ہندوستان آزاد ہوا اور پنڈت جواہر لال نہرو ملک کے پہلے وزیر اعظم بنے اور بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر ملک کے وزیر قانون کی ذمہ داری سنبھالی تب انہوں نے دلت سماج کی فلاح و بہبود اور اس کا معیار حیات بلند کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے۔ انہوں نے دلتوں کو پیغام دیا کہ تعلیم یافتہ ہو، متحد ہو اور جدو جہد کرو۔ مذکورہ خیالات آج ممبر پارلیمنٹ کی رہائش گاہ پر ایس سی سماج کے ایک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے بندیل کھنڈ کے انچارج برجیش کمار اترھ نے ظاہر کئے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے سماج کو ایک نئی سمت دی۔ آج دلت سماج کو ڈاکٹر امبیڈکر کی تعلیمات پر سچے دل سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے پرمود جیتکی نے کہا کہ دلتوں کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہیے کہ دلت سماج کی فلاح و بہبود صرف کانگریس پارٹی ہی میں ممکن ہے یہ واحد پارٹی ہے کہ وہ جو آزادی کے بعد سے آج تک کا دلت سماج کو ساتھ لے کر چل رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مایاوتی نے دلتوں کے ووٹ کا بڑے سرمایہ داروں سے سودا کیا۔ راجیہ سبا کے سابق ممبر ڈاکٹر پی ایل پنیا نے کہا دلت سماج نے جنگ آزادی کے دوران اہم قربانیاں پیش کی۔ جلسہ کو ایس سی ایس ٹی شعبہ کے صدر وجے پال گوتم، رام ہرکھ راوت، اشوک بابا سنت کمار ایڈوکیٹ، اجودھیا پرساد گوتم، اونیش چودھری، راہل ایڈوکیٹ، گوپی کنوجیہ، ڈاکٹر پریم نرائن گوتم اور شترو گھن لال وغیرہ نے خطاب کیا۔

معذور سپا لیڈر سے کی گئی مار پیٹ، ایس پی کے مداخلت کے بعد مقدمہ درج

بارہ بنکی (نامہ نگار) سماج وادی پارٹی کے ایک معذور لیڈر کو کرنی سینا کے ذریعہ اغوا کر کے اسلحہ کی نوک پر بڑے پیمانے پر کی گئی مار پیٹ کے معاملے میں رام سنیہی گھاٹ پولیس کے ذریعہ کوئی کارروائی نہ کئے جانے کے بعد ایس پی کی مداخلت سے کرنی سینا کے عہدیداران کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اجودھیا کے ممبر پارلیمینٹ اودھیش پرساد بھی متاثرہ کے گھر پہنچے اور اس کو یقین دلائی کے اس کو انصاف دلایا جائے گا۔ اطلاع کے مطابق گذشتہ دن سابق ریاستی وزیر آنجہانی راجیو کمار سنگھ کی برسی کی تقریب میں سابق وزیر شیو پال سنگھ یادو بھی پہنچے تھے۔ تقریب میں کرنی سینا کے لیڈر بھی پہنچے اور شیو پال سنگھ کی گلپوشی بھی کی جس پر معذور سرون یادو نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کر دیا۔ اسکے بعد کرنی سینا کے جنرل سکریٹری ابھینو سنگھ اپنے ساتھیوں کے ساتھ فارچون کار سے سرون یادو کے گھر پہنچے اور اس کو اغوا کر لے گئے اور بری طرح سے مارا پیٹا۔ ایس پی کی مداخلت سے مقدمہ تو قائم ہو گیا ہے مگر دیر شام تک ملزمان کی گرفتاری نہیں ہو سکی ہے۔

زیارت حرمین شریفین مومن کی زندگی کا سب سے اہم روحانی مرحلہ: اشتیاق احمد قادری

اٹوا بازار / سدھارتھ نگر (نامہ نگار): مقام پرسا مولانا رفیع اللہ فیضی کے گھر پران کے والدین کے زیارت حرمین شریفین روانگی کے موقع پر جشن عید میلاد النبی کا انعقاد ہوا جس کا آغاز قاری محمد نصیر فیضی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جبکہ شاعر اسلام ارمان علی امدادی نعمان فریدی نے بہترین انداز میں نعت شریف کا نذرانہ پیش کیا نظامت مولانا غلام مسیح الدین فیضی نے کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مقرر خصوصی معروف عالم دین مولانا اشتیاق احمد قادری استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف نے کہا کہ عمرہ کا سفر مومن کی زندگی کا سب سے اہم روحانی مرحلہ ہے یہ محض ایک سفری عمل نہیں بلکہ ایمان کی تجدید باطن کی اصلاح اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کا بہترین موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیت اللہ شریف کی حاضری اور روضۂ رسول پر سلام پیش کرنا ہر عاشق رسول کی دلی تمنا ہوتی ہے عمرہ انسان کے گناہوں کی مغفرت درجات کی بلندی اور دل کی پاکیزگی کا ذریعہ بنتا ہے بشرطیکہ اس کے آداب و مسائل کو اچھی طرح سیکھ کر اخلاص کے ساتھ ادا کیا جائے۔ مولانا قادری نے عازمین عمرہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ نیت کو خالص رکھیں اور وہاں کے مقدس مقامات کی حرمت و تقدس کا خاص خیال رکھیں حرمین شریفین کی حاضری اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے اس لیے اس موقع کو عبادت دعا اور استغفار میں گزارنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خصوصی مبارک باد سمیع اللہ رضی اللہ مولانا رفیع اللہ کو جنہوں نے اپنے والدین کے لیے اس مبارک سفر کا انتظام کیا یقیناً یہ عمل خدمت والدین کی اعلیٰ مثال اور صدقہ جاریہ کی روشن صورت ہے والدین کے چہروں کی خوشی اور ان کی دعاؤں کا سرمایہ ہی اولاد کی حقیقی کامیابی ہے ایسے سعادت مند بچوں کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے اور ان کے رزق و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ مفتی عقیل احمد ازہری استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف نے کہا کہ حرمین شریفین کی حاضری کو سیاحت نہ سمجھیں بلکہ عبادت سمجھیں وہاں کا ہر لمحہ قیمتی ہے اسے ذکر تلاوت دعا اور درود شریف میں گزاریں۔ اخلاص کو اپنا سرمایہ بنائیں ریاکاری فضول گفتگو اور دنیاوی مشاغل سے حتی الامکان بچیں۔

مدینہ منورہ میں خاص طور پر ادب و انکساری اختیار کریں روضۂ رسول پر حاضری کے وقت دل میں محبت آنکھوں میں حیا اور زبان پر درود و سلام ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ واپسی کے بعد بھی اس سفر کے اثرات اپنی زندگی میں باقی رکھیں نمازوں کی پابندی اخلاق کی بہتری اور گناہوں سے دوری ہی اس بابرکت سفر کی اصل نشانی ہے اس کے علاوہ مولانا محبوب علی نیمی مولانا محمد احمد فیضی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا پروگرام کا اختتام صلوۃ و سلام اور علامہ قادری کی دعا پر ہوا۔

فلک کارڈ لیوری کے آفس سے لاکھوں روپیہ نقد اور قیمتی سامان چوری

بارہ بنکی (نامہ نگار): لکھنؤ سلطا نور قومی شاہراہ پر محکمہ جنگلات کے دفتر کے سامنے واقع فلک کارڈ لیوری آفس میں گذشتہ شب بے خوف چوروں نے تالے توڑ کر ساڑھے تین لاکھ روپیہ نقد سمیت لاکھوں کا دیگر سامان چوری کر لیا۔ وارادات سے پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ لوڈ شیرنگ ورک پرائیویٹ لمیٹڈ کے اس ڈیلیوری دفتر کے منیجر منوج کمار پال آج صبح جب آفس کھولنے آئے تو شٹر کا تالا ٹوٹا دیکھ کر دنگ رہ گئے انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی پولیس کے ساتھ جب اندر جا کر دیکھا تو لاکر کے اندر رکھا 3 لاکھ 60 ہزار روپیہ نقد چوری ہو چکا تھا۔ اسکے علاوہ ڈیلیوری کے لئے آئے درجنوں پیکٹ جس میں کافی قیمتی سامان تھا بھی غائب تھا چوروں نے میزکی دراز میں رکھے ایک ہزار روپیہ سے زیادہ کے سکے بھی چوری کر لئے۔ چوروں کے ذریعہ سی میں ٹی وی کیمروں کے ڈی وی آر بھی اکھاڑ لئے گئے۔ لیکن لکھنؤ ہیڈ آفس کے ذریعہ چلائے جانے والے دفتر میں لگے کیمرے پوری طرح سے محفوظ ہیں۔ انسپکٹر انچارج حیدر گڑھ نے بتایا لکھنؤ ہیڈ آفس کے کیمرے میں ہونے والی ریکارڈنگ پوری طرح سے محفوظ ہے ٹیم لیڈر سمت کمار نے بتایا کہ کل اتوار ہونے کی بنا پر ہفتہ کو ہونے والی آمدنی کی رقم لاکر میں رکھی تھی۔ فی الحال پولیس سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگال رہی ہے۔

چوک آلہ خاں میں جشن دستار بندی کا کامیاب انعقاد حفظ مکمل کرنے پر محمد اولین کی رسم دستار بندی

شاہجہاں پور (راشد حسین راہی) مدرسہ قادریہ مدینۃ العلم کے طالب علم حافظ محمد اولین کی تکمیل حفظ کے سلسلے میں گزشتہ شب محلہ چوک آلہ خاں میں جشن دستار بندی کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت حافظ وقاری کلام الدین منظری بانی مدرسہ قادریہ مدرسہ مدینۃ العلم بریلی نے کی۔ تقریب کا آغاز حافظ محمد اولین کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ مقرر خصوصی مفتی فیضان رضا مصباحی نے کہا کہ حافظ کا اعزاز حاصل کرنا کسی سعادت سے کم نہیں۔ حافظ بننا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بریلی سے آئے ہوئے مدرسہ منظر اسلام کے مولانا صغیر احمد نے قرآن کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور گھروں میں اسلامی ماحول پیدا کرنے پر زور دیا۔ مولانا ریاض القادری نے طالب علم اور اس کے والد ضیاء الحسن کو حفظ کی تکمیل پر مبارکباد دی۔ حافظ اسلام علیمی نے کہا کہ قوم کے بچوں کو دینی تعلیم دی جائے۔ محمد نوید رضا بریلوی، حافظ اسلام برکاتی، حافظ فراز رضا، حافظ محمد عالم برکاتی، حافظ محمد ارسلان چشتی، حافظ صابر نے نعت و منقبت پیش کی۔

حفاظ الٰہی وعدے کی تکمیل کا ذریعہ ہیں: مفتی راشد حسین ندوی

مدرسہ سجادیہ عربیہ رانی مئو موئی میں جلسہ دعائے تکمیل حفظ قرآن و تقسیم انعامات کا انعقاد

دریاباد (محمد مدثر): حفظِ قرآن کریم محض الفاظ کو یاد کر لینے کا نام نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ عظیم احسان اور نعمت ہے جس کے لیے اللہ نے ان معصوم بچوں کے سینوں کا انتخاب فرمایا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود ربِ ذوالجلال نے لیا ہے اور حفاظِ کرام اس الٰہی وعدے کی تکمیل کا ذریعہ بنتے ہیں مذکورہ خیالات کا اظہار مفتی راشد حسین ندوی مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم رائے بریلی نے مدرسہ سجادیہ عربیہ رانی مئو موئی میں 11 طلباء (محمد مصعب، خلیل الرحمن، محمد اجمل، محمد جنید، محمد حارث، محمد انس، محمد حسان، محمد عاقب، عطاء اللہ، ابوامامہ) کے حفظ قرآن مکمل ہونے پر منعقد جلسہ دعائے تکمیل حفظ قرآن و تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انہوں نے والدین کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ آج ان بچوں نے قرآن مکمل کر کے آپ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے لیکن اصل امتحان اب شروع ہوتا ہے۔ والدین کی یہ بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کے ماحول کو قرآنی بنائیں اور بچوں کو پابندی سے تلاوتِ کلام پاک کا معمول بنوائیں۔ اگر اس نعمت کی قدر نہ کی گئی اور تلاوت میں سستی برتی گئی تو یہ نعمت زوال کا شکار ہو سکتی ہے۔ یاد رکھیں قرآن سینے سے رخصت ہو جائے تو یہ ایک صاحبِ ایمان کے لیے بڑی محرومی ہے۔

مفتی مصباح الرحمن قاسمی استاذ مدرسہ ہذا نے کہا کہ ہم آفاقی مذہب کے ماننے والے ہیں ہمیں ہر وہ تعلیم حاصل کرنی ہے جس جس کی ضرورت تبلیغِ دین میں ہے، ہم کسی بھی زبان کے مخالف نہیں ہیں ہر زبان کی ہمیں ضرورت ہے اور سب اللہ کی ہی بنائی ہوئی ہیں جس زبان میں جو پیغامِ دین سمجھ سکتا ہے ہم اس زبان کو سیکھ کر آفاقی مذہبِ اسلام کو پورے عالم میں پہونچانا ہے۔

حاجی دلشاد حسین کی سرپرستی و مفتی صدیق عالم ندوی مہتمم مدرسہ کی صدارت میں منعقد جلسہ میں مدرسہ کے طلباء نے عربی، اردو، انگلش میں تقریریں بھی پیش کیں۔ اس موقع پر مولانا احرار ندوی، مفتی احسن عبدالحق ندوی، مولانا عبید یوسف ندوی، حافظ محمد شعبان، حافظ راحت اللہ، ماسٹر مجیب سمیت مدرسہ کے اساتذہ، طلباء و قرب و جوار کے کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔ جلسہ کا اختتام مفتی راشد حسین ندوی کی دعا پر ہوا۔

چوک آلہ خاں میں جشن دستار بندی کا کامیاب انعقاد حفظ مکمل کرنے پر محمد اولین کی رسم دستار بندی

شاہجہاں پور (راشد حسین راہی) مدرسہ قادریہ مدینۃ العلم کے طالب علم حافظ محمد اولین کی تکمیل حفظ کے سلسلے میں گزشتہ شب محلہ چوک آلہ خاں میں جشن دستار بندی کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت حافظ وقاری کلام الدین منظری بانی مدرسہ قادریہ مدرسہ مدینۃ العلم بریلی نے کی۔ تقریب کا آغاز حافظ محمد اولین کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ مقرر خصوصی مفتی فیضان رضا مصباحی نے کہا کہ حافظ کا اعزاز حاصل کرنا کسی سعادت سے کم نہیں۔ حافظ بننا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بریلی سے آئے ہوئے مدرسہ منظر اسلام کے مولانا صغیر احمد نے قرآن کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور گھروں میں اسلامی ماحول پیدا کرنے پر زور دیا۔ مولانا ریاض القادری نے طالب علم اور اس کے والد ضیاء الحسن کو حفظ کی تکمیل پر مبارکباد دی۔ حافظ اسلام علیمی نے کہا کہ قوم کے بچوں کو دینی تعلیم دی جائے۔ محمد نوید رضا بریلوی، حافظ اسلام برکاتی، حافظ فراز رضا، حافظ محمد عالم برکاتی، حافظ محمد ارسلان چشتی، حافظ صابر نے نعت و منقبت پیش کی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

آئندہ اجلاس میں ٹھوس رعایتیں دینے اور دست برداری کیلئے تیار رہیں: امریکہ

واشنگٹن کی تہران سے سخت توقعات، بنجمن نیتن یاہو کا ایرانی میزائل پروگرام پر پابندی کا مطالبہ

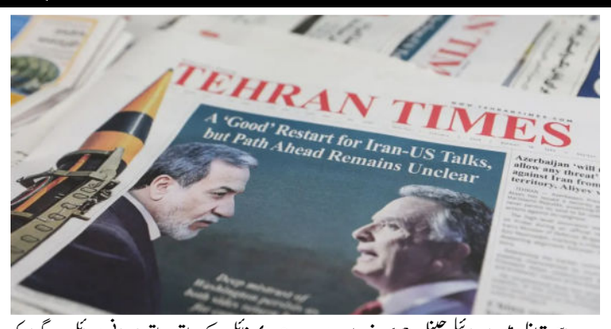

واشنگٹن (ایجنسی): سیاسی دباؤ اور بالواسطہ پیغامات کے تبادلے کے درمیان امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات کے اگلے دور پر نظریں جمی ہوئی ہیں۔ واشنگٹن کی جانب سے تہران سے سخت توقعات کا اظہار کیا جا رہا ہے جبکہ دوسری جانب اسرائیل کسی بھی ممکنہ معاہدے میں جوہری فائل سے ہٹ کر اضافی پابندیاں شامل کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے۔ اسرائیلی چینل 15 کی رپورٹ کے مطابق امریکی انتظامیہ نے ایران کو پیغام دیا ہے کہ وہ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور ان کے وفد سے اگلے اجلاس میں سنجیدہ اور بامعنی مواد کے ساتھ شرکت کی توقع رکھتی ہے۔ چینل نے امریکی حکام کے حوالے سے بتایا کہ امریکہ مذاکرات کے اگلے دور میں مختلف امور پر تہران کی جانب سے رعایتیں پیش کیے جانے کا منتظر ہے۔

اسی تناظر میں اسرائیلی چینل 13 نے رپورٹ کیا ہے کہ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے یہ مطالبہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ ایران کے ساتھ کسی بھی ممکنہ معاہدے میں میزائلوں کی حد مقرر کرنے سے متعلق شق شامل کی جائے۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ مذاکراتی فریم ورک کو وسعت دے کر جوہری فائل کے ساتھ ساتھ ایرانی میزائل پروگرام کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ یہ پیش رفت برسوں کے تناؤ اور باہمی کشیدگی کے بعد ایرانی جوہری پروگرام کے مستقبل پر بحث کے لیے واشنگٹن اور تہران کے درمیان سفارتی کوششوں کی بحالی کے سائے میں سامنے آئی ہے۔

امریکہ بارہا اس بات پر زور دے چکا ہے کہ کوئی بھی نیا معاہدہ مضبوط اور طویل مدتی ہونا چاہیے، جبکہ ایران اپنے میزائل پروگرام کو مذاکرات میں شامل کرنے سے انکار کرتا رہا ہے اور اسے اپنا دفاعی معاملہ قرار دیتا ہے۔ اسرائیلی موقف بنجمن نیتن یاہو کے ان گذشتہ انتباہات سے میل کھاتا ہے جن میں انہوں نے کئی مواقع پر مطالبہ کیا تھا کہ صرف جوہری پہلو پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ ان علاقائی خطرات کا بھی تدارک کیا جائے جن کا ذکر اسرائیل کرتا رہتا ہے، اور ان میں سرفہرست بیلسٹک میزائلوں کی تیاری ہے۔ مغربی رپورٹس میں اشارہ دیا گیا ہے کہ فریقین کے مابین موقف میں فرق اور امریکہ و ایران کے اندرونی سیاسی دباؤ کے پیش نظر مذاکرات کا اگلا دور پیش رفت کے امکانات کے حوالے سے ایک فیصلہ کن امتحان ثابت ہو سکتا ہے۔

غالب اکیڈمی میں ماہانہ شعری نشست کا انعقاد

نئی دھلی (ایجنسی): گزشتہ روز غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں ماہانہ شعری نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت ڈاکٹر جی آر کنول نے کی۔ انھوں نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ دہلی کے مشاعروں میں پہلے مختلف شہروں سے لوگ آتے تھے۔ مشاعرے میں جان ہوتی تھی۔ شاعری میں مشاعرے کا مقصد پورا ہونا چاہیے۔ شاعر کا شوق شعر کہنے کا ہی نہیں سنانے کا بھی ہوتا ہے۔ شاعر ہونا بڑی بات ہے۔ پوری زمین نغموں سے بھری ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ تلسی داس نے کہا کہ روز دنیا بدلتی ہے۔ غالب نے کہا پیش نظر ہے آئینہ دائم نقاب میں۔ انگریزوں نے کہا پوری سلطنت دے سکتے ہیں۔ لیکن شکسپئر کو نہیں۔ اس موقع پر اردو اور ہندی کے شعرا نے اپنے اشعار پیش کئے۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

رفتہ رفتہ آتی ہے اپنا ٹھکانہ چھوڑ کر
ایک دم ہوتی نہیں دل کی صدا لب آشنا
ڈاکٹر جی آر کنول

مل کے چلتے نہیں میرے دل وجاں مجھ سے
میں پریشان ہوں ان سے یہ پریشاں مجھ سے
متین امروہوی

ہم اسے سمجھیں ترقی یا تنزل، آج انساں
توڑتے ہیں دل مشینوں کی مرمت کر رہے ہیں
کیلاش سمیر وششٹھ

نہ ہے زمیں کا مسئلہ نہ آسماں کا مسئلہ
ہے جو بھی سارا کا ہے سارا درمیاں کا مسئلہ
دویا جین

قصیدے کا ملے گا اور نہ ہوگا نظم کا قصہ
زمانہ یاد رکھے گا غزل میں زخم کا قصہ
شاہد انور

سیکڑوں زخم سہتی رہی زندگی
موت سے پھر بھی لڑتی رہی زندگی
ڈاکٹر قدسیہ انجم

میری جانب کبھی مائل تیرا دل ہو نہیں سکتا
مجھے معلوم ہے تو مجھ کو حاصل ہو نہیں سکتا
طلعت سرو ہہ

مدتوں دل میں رہا بن کے محبت کوئی
دے گیا جاتے ہوئے پھر بھی اذیت کوئی
رمن مہدی

اہل زر خود کو سمجھتا کیا ہے
تجھ کو جینے کا سلیقہ کیا ہے
شارق اعجاز عباسی

میرے محلے میں آیا ہے جب سے وہ رہنے
کرایے بڑھ گئے تب سے یہاں مکانوں کے
ترون جین

اس موقع پر سیما کوشک، پروین ویاس ڈاکٹر شہلا احمد، کبیر حالاتی شاعر، ماریہ عثمانی، سنجیو دوا، شاداں احسن، ضمیر انصاری، سورج پال سنگھ، پون کمار وغیرہ نے بھی اپنے اشعار پیش کیے۔ اور ریاض ملک نے ایک نظم پڑھی۔ ظہیر احمد برنی، ثروت عثمانی، کمال الدین، شری کانت کوہلی، حذیقہ کبیر سروہہ اور دیگر معزز حضرات نے شرکت کی۔ اس موقع پر غالب اکیڈمی کے سکریٹری نے اعلان کیا کہ غالب اکیڈمی کے 57ویں یوم تاسیس اور مرزا اسد اللہ خاں غالب کے 157ویں یوم وفات کے موقع پر فروری میں چار تقریبات منعقد ہوں گی۔ 12/فروری کو سیمینار، 13/فروری کو طرحی مشاعرہ، 14/فروری کو محفل کلام غالب اور 15/فروری کو ریسرچ اسکالر سیمینار ہوگا۔

اسرائیل غرب اردن کے الحاق کے ذریعے تمام معاہدے سبوتاژ کر رہا ہے: فلسطینی نائب صدر

رام اللہ (ایجنسی): فلسطینی نائب صدر حسین الشیخ نے غرب اردن میں جاری اسرائیلی اقدامات کو معاہدوں کی صریح خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اسرائیل کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مغربی کنارہ کے علاقے سیکٹر نمبر ۱ میں الحاق کے عمل کو گہرا کرنے اور نئے حقائق مسلط کرنے کے حوالے سے متوقع اسرائیلی فیصلوں کے بارے میں جو کچھ گردش کر رہا ہے، وہ فریقین کے لیے لازم اور دستخط شدہ تمام معاہدوں کو یکسر ختم کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اقدامات ایک خطرناک کشیدگی اور بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ان یک طرفہ اقدامات کا مقصد کسی بھی سیاسی افق کو سبوتاژ کرنا، دو ریاستی حل کو ختم کرنا اور خطے کو مزید تناؤ اور عدم استحکام کی طرف دھکیلنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے امریکی انتظامیہ اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اس غاصبانہ جارحیت کو روکنے کے لیے فوری مداخلت کریں۔ واضح رہے کہ اسرائیلی اخبار یدیعوت احرونوت کے مطابق اسرائیلی حکومت نے اتوار کے روز فیصلوں کی ایک ایسی سیریز منظور کی ہے جس سے آبادکاروں کے لیے مغربی کنارے میں زمینیں خریدنا اور وہاں بستیوں کی توسیع کرنا آسان ہو جائے گا۔ اسی طرح اسرائیل نے خود کو سیکٹر نمبر ۱ میں بھی کارروائی کا اختیار دے دیا ہے جو فلسطینی سول اور سیکورٹی انتظام کے تحت آتے ہیں۔ یہ اسرائیلی فیصلے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے بدھ کے روز واشنگٹن کے متوقع دورے سے قبل سامنے آئے ہیں جہاں وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کریں گے۔ علاوہ ازیں اسرائیلی رپورٹس میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ ان نئے فیصلوں سے مغربی کنارے میں اسرائیلی موجودگی کی بڑی توسیع کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔

چینی صدر سال کے آخر میں امریکہ کا دورہ کریں گے: ٹرمپ

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کو نشر ہونے والے ایک انٹرویو میں کہا کہ وہ اپنے چینی ہم منصب شی جن پنگ کو سال کے آخر میں وائٹ ہاؤس میں میزبان کریں گے تاکہ کئی اہم مسائل جن میں سب سے اہم تجارتی امور ہیں، پر بات چیت کی جا سکے۔ ٹرمپ نے این بی سی سے بدھ کو کیے گئے اس انٹرویو میں کہا: شی سال کے آخر میں وائٹ ہاؤس آئیں گے، یہ دونوں ممالک دنیا کی سب سے بڑی طاقتیں ہیں اور ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اپریل میں چین کا دورہ کریں گے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دنیا کی دو سب سے بڑی معیشتوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے نئی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

دربھنگہ میں 6 سالہ بچی سے درندگی

پٹنہ (ایجنسی): بہار کے دربھنگہ میں 6 سالہ بچی کے ساتھ عصمت دری اور قتل معاملہ نے طول پکڑ لیا ہے۔ اس واقعہ کے خلاف تشدد اور پولیس پر پتھراؤ کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے، جس میں یونیورسٹی تھانہ پولیس نے تھانہ انچارج کے بیان پر 30 نامزد اور 200 نامعلوم لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ پولیس فی الحال سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر شورش پسندوں کی شناخت کرنے میں مصروف ہے۔

معصوم بچی کے ساتھ عصمت دری کا گھناؤنا واقعہ ہفتہ کی شب پیش آیا تھا۔ ملزم وکاس مہتو تالاب کنارے کھیل رہی 3 بچیوں میں سے متاثرہ کو جبراً اپنے ساتھ لے گیا۔ ساتھ کھیل رہی دیگر بچیوں نے وکاس کو دیکھا تھا جب وہ جبراً بچی کو اٹھا کر لے گیا۔

دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کا سالانہ جشن دستارِ فضیلت 11 فروری کو

فیض آباد (پریس ریلیز): ملک کی ممتاز و معروف دینی درسگاہ دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور فیض آباد ضلع ایودھیا یوپی کا سالانہ جشن دستارِ فضیلت 11/فروری 2026 کو دارالعلوم کے وسیع میدان وادیٔ نور میں بعد نماز عشاء بڑے پیمانے پر منعقد ہونے جا رہا ہے، اس جشن کو کامیاب بنانے کے لیے اجلاس کے ذمہ داران کی ہر امکانی کوششیں جاری ہیں، الحمدللہ* اس جشن دستارِ فضیلت میں دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کے مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ کی بافیض مشائخ اہلسنت اور موجود علماء ذوی الاحترام و اساتذۂ کرام کے بدست دستار بندی کی جائے گی اور دارالعلوم کی جانب سے انہیں اسناد سے بھی نوازا جائے گا، آپ حضرات سے گزارش ہے کہ دارالعلوم کے زیر اہتمام 11/فروری کو منعقد ہونے والے جشن میں شرکت فرمائیں اور دستار بندی کے روح پرور مناظر کو دیکھنے اور مشاہیر علماء کرام و خطباء اہلسنت کے خطابات اور شعراء اسلام کے نعتیہ کلام کو سماعت کرنے کے ساتھ ساتھ شریک جشن ہو کر دارالعلوم سے اپنی وابستگی کا بھرپور مظاہرہ فرمائیں اور اجلاس کو کامیاب بنائیں، شکریہ دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور نہ صرف اپنے شاندار و تابناک ماضی پر فخر کرتا ہے بلکہ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے حال کو بھی قابلِ رشک بنا رہا ہے اور مستقبل کے لیے باصلاحیت و باکردار علماء، فقہاء، فضلاء، ادباء، شعراء، خطباء، حفاظ و قراء، مدرسین و محققین، مصنفین و مؤلفین کی جماعت تیار کرنے کے ساتھ ساتھ محب وطن شہری بھی تیار کر رہا ہے کہ جن کے کردار و عمل سے جہاں ایک جانب اسلام و سنیت کو فروغ مل رہا ہے تو وہیں دوسری طرف برادران وطن بھی خوب متاثر اور مستفیض ہو رہے ہیں، علاوہ ازیں دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کے زیر اہتمام ہونے والے جشن دستارِ فضیلت کی تفصیل جاننے کے لیے پوسٹر بھی ملاحظہ فرمائیں اور جشن میں شرکت بھی فرمائیں، شکریہ۔ آپ کی آمد پر دلی استقبال و خیر مقدم ہے۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جا سکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ **لوہیا نامہ**، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، **ایڈیٹر: جاوید احمد**
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : **JAVED AHMAD** PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:**JAVED AHMAD**,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

مدرسہ ظہور الاسلام فیض اللہ گنج میں تقریبِ دستار بندی

قرآن سے مضبوط تعلق ہی قلبی سکون کی ضمانت: ذکی نور عظیم ندوی

لکھنؤ (پریس ریلیز):
مدرسہ ظہور الاسلام، فیض اللہ گنج لکھنؤ میں گزشتہ شب ایک تقریبِ دستار بندی منعقد ہوئی جس میں چار طلبہ شاراہ اشرف بن اشرف فردوسی ندوی، مبشر بن مشیر عالم عبید اللہ اور محمد تحسین کی تکمیل حفظِ قرآن پر ان کی دستار بندی کی گئی۔ اس موقع پر تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے دیگر طلبہ کو بھی اسناد و اعزازات سے نوازا گیا۔ تقریب کی صدارت ممتاز عالمِ دین پروفیسر مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کی، جبکہ شہر کے مختلف علاقوں سے علماء، معززینِ علاقہ اور طلبہ کے سرپرست بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ پروگرام کا آغاز عبد الصمد کی تلاوتِ قرآن سے ہوا، محمد تحسین نے نعتِ رسولِ مقبول پیش کی اور نظامت کے فرائض واری طلحہ ندوی نے انجام دیے۔ اپنے صدارتی خطاب میں مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کہا کہ انسان کی بے سکونی، ذہنی اضطراب اور معاشرتی بے برکتی کی اصل وجہ قرآن سے عملی دوری ہے۔ انہوں نے قرآنِ کریم کی اس تنبیہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جو شخص اللہ کے کلام سے منہ موڑتا ہے اس کی زندگی تنگی اور بے اطمینانی کا شکار ہو جاتی ہے اور یہی محرومی آخرت میں بھی اس کے سامنے آئے گی۔ اسی طرح رسول اکرم کی اس شکایت کی یاددہانی کراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قیامت کے دن حضور اپنی امت کے ان افراد کے بارے میں فرمائیں گے کہ انہوں نے قرآن کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔ مولانا نے واضح کیا کہ قرآن سے دوری صرف تلاوت چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ اسے سمجھنے، سننے اور زندگی کے فیصلوں سے الگ کر دینے کا نام ہے۔ انہوں نے رمضان المبارک کی آمد کے حوالے سے کہا کہ تراویح میں قرآن سننا بھی عبادت ہے، اس لیے اسے محض رسمی شرکت تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ غور و توجہ کے ساتھ کلام الٰہی کو سنا جائے۔ صحابۂ کرام اور اکابرین کے طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ قرآن کو صرف پڑھتے نہیں تھے بلکہ اس کے پیغام کو اپنی عملی زندگی میں ڈھالتے تھے۔ انہوں نے مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ، مولانا سید رابع حسنی ندویؒ اور مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی سمیت اکابر اہلِ علم کے قرآنی تعلق کا حوالہ دیتے ہوئے حاضرین کو نصیحت کی کہ رمضان سے قبل گھروں میں تلاوت اور فہمِ قرآن کا ماحول قائم کیا جائے اور روزمرہ زندگی کو اس کی ہدایات کے مطابق بنانے کی کوشش کی جائے۔ بعد ازاں حافظ ابو ظفر ندوی نے حفاظِ کرام کے لیے خصوصی دعا کرائی اور کہا کہ دستار بندی اعزاز کے ساتھ ذمہ داری بھی ہے، حافظِ قرآن کو اپنے کردار و عمل سے قرآن کا عملی نمونہ بننا چاہیے۔ تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ شرکاء نے طلبہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مدرسہ کی دینی و تعلیمی خدمات کو سراہا۔ قاری مناظر حسین اور عبد الرشید ثاقبی آستانہ مدرسہ ہذا نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

عزت مآب گورنر کا خطاب بدعنوانی میں پھنسی حکومت کی جھوٹی تعریف ہے

بی جے پی حکومت نے ریاست کے لوگوں کے اعتماد کو توڑنے اور باہمی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا کام کیا ہے: اکھلیش

لکھنؤ (ایجنسی):
سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ عزت مآب گورنر کا خطاب بدعنوانی میں پھنسی حکومت کی جھوٹی تعریف کے تہوار جیسا لگتا ہے۔ عوام حکومتی کاغذی کارروائیوں پر ہریالی کے دھوکے میں نہیں آئیں گے۔ بی جے پی حکومت نے صرف ریاست کے لوگوں کے اعتماد کو توڑنے اور باہمی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا کام کیا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں ریاست کی ترقی رک گئی ہے۔ میٹرو سماج وادی پارٹی کی حکومت کے دور میں ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ پائی ہے۔ آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے سے موازنہ کرنے والا ایکسپریس وے نہیں بنایا گیا ہے۔ ہر طرف افراتفری اور افراتفری کا راج ہے۔ کسان، روٹی کمانے والے، بدحالی کا شکار ہیں۔ نوجوان بے روزگاری کا شکار ہیں۔ ریاست میں نوکریاں کم ہیں، صنعتیں بند ہو رہی ہیں اور سرمایہ کاری کا نام محض دکھاوا ہے۔ زمین پر کوئی سرمایہ کاری نظر نہیں آتی۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ گورنر کا خطاب محض اعداد و شمار اور بیان بازی کا مظاہرہ تھا۔ نوجوانوں کو نوکریوں کے وعدے پر راغب کرنے کی کوشش اس حقیقت سے ظاہر ہوتی ہے کہ بی جے پی کے کہنے پر ہر بھرتی مہم میں خلل ڈالا جاتا ہے۔ ریاست میں خواتین کو روزانہ ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لڑکیوں اور عورتوں کی روزانہ عصمت دری ہو رہی ہے۔ چھینا جھپٹی اور لوٹ مار کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ خواتین کے خلاف جرائم، جعلی مقابلوں اور دوران حراست ہلاکتوں میں ریاست پہلے نمبر پر ہے۔

مسٹر یادو نے کہا کہ گورنر کے خطاب میں تعلیم اور صحت کے شعبوں کی حالت زار کو دور کرنے کی کوئی کوشش نظر نہیں آتی۔ گنے کے کاشتکاروں کے بقایا جات ظاہر کرنے کے بجائے گزشتہ 22 سال کے اخراجات زبانی دکھائے گئے۔ بچوں کی بڑی تعداد کے سکول بند ہو چکے ہیں۔ جب پی ڈی اے اسکول سماج وادی پارٹی چلاتے تھے تو بی جے پی حکومت نے اساتذہ کے خلاف مقدمات درج کرائے تھے۔ بی جے پی نہیں چاہتی کہ ریاست میں تعلیم پھیلے اور غریب بچے تعلیم حاصل کریں۔ بی جے پی کے دور حکومت میں ہسپتالوں میں چوہے اور کتے گھومتے نظر آتے ہیں۔ لواحقین کو مقتولین کی لاشیں خود اٹھاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ گورنر کا خطاب بہت سے وعدے کرتا ہے، لیکن زمینی حقیقت یہ ہے کہ کئی محکموں نے 50 فیصد بھی رقم خرچ نہیں کی ہے۔ بیت الخلاء میں پانی کی کمی ہے۔ نل کے پانی کی اسکیم میں، نل کے ڈھانچے موجود ہیں، جبکہ دیگر میں پانی کی کمی ہے۔ چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتیں اپنی مصنوعات فروخت نہیں کر رہی ہیں۔ وہ اعلیٰ قیمتوں اور خام مال کی کمی کی وجہ سے بھی بند ہو رہے ہیں۔ بجلی کے بحران اور امن و امان میں خلل کے باعث صنعتوں کو بحران کا سامنا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ریاست کے عوام بی جے پی کے جھوٹ، لوٹ مار اور بے ایمانی کو پوری طرح سمجھ چکے ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی سے تنگ آ کر عوام اب 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی حکومت کو بے دخل کرنے کے لیے پرعزم ہے، تب ہی اتر پردیش کو بحرانوں سے نجات ملے گی۔

بی جے پی حکومت کے جھوٹ اور ہوائی وعدوں کا پوٹلی ہے گورنر کا خطاب: ارادھنا مشرا

اسمبلی اجلاس کے پہلے دن انڈیا کولیشن نے بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں کے مسائل، صحت کے خراب نظام اور ایس آئی آر جیسے عوامی مسائل پر زبردست احتجاج کیا

لکھنؤ (پریس ریلیز):
کانگریس کی لیجسلیٹیو پارٹی کی لیڈر آرادھنا مشرا مونا نے گورنر کے خطاب کو بی جے پی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کے جھوٹے بیانات اور جھوٹے وعدوں کا مجموعہ قرار دیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ گورنر نے پورا خطاب نہیں پڑھا اور خطاب کے صرف کچھ حصے پڑھے اس بات کا ثبوت ہے کہ گورنر دوبارہ بی جے پی کے جھوٹے بیانات اور وعدوں کو نہیں دہرا سکتے۔ کانگریس لیجسلیچر پارٹی لیڈر آرادھنا مشرا مونا نے گورنر کے خطاب پر ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ خطاب کے 55 صفحات میں بی جے پی کے بیشتر وعدے جھوٹے ثابت ہوئے۔ گورنر ایک طویل عرصے سے اتر پردیش میں گورنر کے عہدے پر فائز رہے ہیں اور وہ بی جے پی حکومت کی عوام دشمن پالیسیوں اور جھوٹے پروپیگنڈے کا مشاہدہ کرتے رہے ہیں۔ اس لیے اس نے مکتوب کے صرف چند اقتباسات پڑھ کر فارملٹی مکمل کی۔ بی جے پی حکومت پچھلے 10 سالوں سے پرانے کاموں کو ایک نئی برانڈنگ کے ساتھ فروغ دے رہی ہے، جو عوام کو اچھی طرح معلوم ہے۔ خطاب میں کوئی نئی بات نہیں تھی جو بی جے پی حکومت کا کارنامہ ہوتا۔ امن و امان کے حوالے سے بحث غلط ہے۔ ذات پات اور مذہب کی بنیاد پر کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ جرائم میں اضافہ ہوا ہے، کرپشن میں دس گنا اضافہ ہوا ہے۔ محکمہ پولیس میں اب بھی لاکھوں آسامیاں خالی ہیں لیکن حکومت بھرتی نہ کر کے اپنی تعریفیں کر رہی ہے۔ سرکاری ملازمتوں کی دستیابی کے باوجود ریاست کے نوجوانوں کو نوکریاں نہ دینے اور آؤٹ سورسنگ تقرریاں کر کے ان کی زندگیوں اور مستقبل کو خطرے میں ڈالا جا رہا ہے۔

محترمہ آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ تقریر حکومت کو بے نقاب کرتی ہے، صفحہ نمبر پر صحت خدمات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ 17۔18 اور 19 لیکن حقیقت بالکل مختلف ہے، حکومت نے ہر ضلع میں میڈیکل کالج بنانے کی تشہیر کی لیکن نہ عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی، نہ ڈاکٹر ہیں، نہ پیرا میڈیکل سٹاف، نہ ادویات۔ ایڈریس میں صفحہ نمبر 6، 7، 8، 9 پر زراعت لکھا گیا ہے، لیکن اس میں کوئی نئی بات نہیں، سچ یہ ہے کہ کسانوں کو یوریا اور ڈی اے پی بروقت نہیں ملی، کسان یوریا اور ڈی اے پی لینے کے لیے قطار میں لگ کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، اور بی جے پی حکومت نے امریکہ کے ساتھ جو تجارتی معاہدہ کیا ہے وہ کسانوں کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہے، اگر ہمارے ملک کے کسانوں کی طرف سے تیار کردہ خوراک امریکہ کو بھیجی گئی تو 8 فیصد ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ جو کہ کانگریس کی حکومت کے دوران 9 فیصد تھی، اور اگر کوئی امریکی کسان اپنی کوئی بھی مصنوعات ہندوستانی بازار میں بیچتا ہے تو اسے کوئی درآمدی ڈیوٹی نہیں دینا پڑے گی، یہ ملک کے خوراک فراہم کرنے والوں کے ساتھ سیدھا دھوکہ ہے۔

آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ یہ تقریر بی جے پی حکومت کی تعریف اور عوام سے کیے گئے جھوٹے وعدوں کا ایک پوٹلی تھی، جسے محترم گورنر نے اچھی طرح سمجھ لیا، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اسے مکمل پڑھنے کے بجائے کچھ حصہ پڑھ کر فارمیلٹی مکمل کی، ریاست کے عوام بی جے پی حکومت کے جھوٹ سے تنگ آ چکے ہیں، اب بی جے پی کے ہر بچے کو بی جے پی کی کھوکھلی باتیں سمجھ آ گئی ہیں۔ 2027۔ آج اسمبلی اجلاس کے پہلے دن کانگریس نے ہندوستانی اتحاد کی جماعتوں کے ساتھ مل کر اسمبلی میں واقع چودھری چرن سنگھ جی کے مجسمہ کے سامنے بے روزگاری، مہنگائی، صحت کی خراب صورتحال اور ایس آئی آر میں ووٹوں کی دھاندلی کے خلاف احتجاج کیا۔

حکومت چین کے معاملے سے گھبرا رہی ہے: اکھلیش

لکھنؤ (ایجنسی):
سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو چلانے کی ذمہ دار بی جے پی حکومت ہے۔ حکومت چین کے معاملے سے گھبرا رہی ہے کیونکہ چین نے بی جے پی حکومت کے تحت زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان کے لوگوں نے منافع کمانے کے لیے چین سے سامان درآمد کرنا شروع کر دیا ہے۔ چین نے ہماری معیشت کو گرا دیا ہے۔ اب تک سامان صرف چین سے آتا تھا، اب امریکہ سے بھی آئے گا۔ مسٹر یادو نے سوال کیا کہ کیا حکومت بتائے گی کہ 2014 میں ملک کا علاقہ کیا تھا اور اب کیا ہے۔ پیر کو پارلیمنٹ میں میڈیا کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت اپوزیشن کے سوالوں کا جواب نہیں دینا چاہتی۔ موجودہ حالات میں سوال پوچھنا کسی بھی اقدام کا باعث بن سکتا ہے۔ لوگوں کو سوال پوچھنے سے روکنے کے لیے حکومت کچھ بھی کر سکتی ہے۔

پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث کے بارے میں مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بجٹ پر بحث ہونی چاہئے۔ امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اب زرعی مصنوعات امریکہ سے آئیں گی۔ اب ہمارے کسان کیا کریں گے؟ بی جے پی حکومت نے زراعت اور کاشتکاری کو خطرہ لاحق کر دیا ہے۔ اس نے کسانوں کو بحران میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے ایک بار اپنی معیشت کو کھولا تھا اور اس سے وعدہ کیا گیا تھا کہ غریب اور کسان خوشحال ہوں گے لیکن پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ غریب غریب تر ہو گیا ہے۔ بی جے پی حکومت نے اب پورا بازار غیر ملکیوں کے لیے کھول دیا ہے۔ اب جانوروں کا چارہ بھی بیرون ملک سے آئے گا۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو جھانسی میں گھاس اور چارہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا کیا ہوگا؟ سویا بین کا تیل بھی امریکہ سے آئے گا۔ اس حکومت نے ملک کا سارا بازار غیروں کے حوالے کر دیا ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ گنے کے کسانوں کو بتایا گیا کہ ایتھنول ان کے لیے خوشحالی لائے گا۔ لیکن اب ایتھنول بھی باہر سے آئے گا۔ بی جے پی کی حکومت میں اتر پردیش میں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ وزیر اعظم کا تعلق اتر پردیش سے ہے۔ بانڈہ جیل سے بڑا سکریپ مافیا فرار۔ بڑے مافیاز مسلسل فرار ہو رہے ہیں۔ ایم ایل اے اور وزراء کے اغوا سے بڑی افراتفری کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اتر پردیش میں بدعنوانی عروج پر ہے۔ پانی کے ٹینک کرپشن کا وزن برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ ٹوٹ رہے ہیں۔

بیوی نے عاشق کے ساتھ مل کر شوہر کا کیا قتل

لکھنؤ/اٹاوہ (ایجنسی):
بھر تھانہ تھانہ علاقے کے گاؤں پڈیا پور میں ایک شرمناک واقعہ پیش آیا ہے۔ محبت میں مداخلت سے ناراض بیوی نے اپنے عاشق کے ساتھ مل کر شوہر کو کلہاڑی کے وار کر کے قتل کر دیا۔ واقعہ کے بعد ملزمہ بیوی اپنی دو معصوم بچیوں کو لے کر اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا کر قاتلوں کی تلاش شروع کر دی ہے۔ ایس پی رورل شریش چندر کے مطابق بھر تھانہ تھانہ علاقہ کے گاؤں پڈیا پور میں ایک نوجوان کے قتل کی اطلاع ملی تھی۔ جائے وقوعہ پر پہنچنے پر پتہ چلا کہ گاؤں کے رہنے والے 45 سالہ رنویر سنگھ یادو کو اس کے گھر میں کلہاڑی سے وار کر کے قتل کر دیا گیا ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران خاندان والوں نے انکشاف کیا کہ یہ جرم رنویر سنگھ یادو کی بیوی پوجا اور اس کے عاشق ارپیت نے کیا ہے۔ واقعے کے بعد پوجا اپنے دو بچوں اور اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی۔ دیہی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے مطابق رنویر سنگھ یادو کا قتل اتوار کی رات کیا گیا تھا۔ حملہ آوروں نے اس پر کلہاڑیوں سے بار بار حملہ کیا جس سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ اہل خانہ اور گاؤں والوں کو پیر کی صبح اس واقعہ کا علم ہوا۔ واضح رہے کہ رنویر نے 2018 میں پوجا سے شادی کی تھی، ان کی شادی کے کچھ عرصے بعد، پوجا کا ارپت نامی نوجوان کے ساتھ معاشقہ چل رہا تھا۔ اس کی وجہ سے خاندان کے اندر کئی جھگڑے ہوئے، لیکن کوئی حل نہ نکل سکا۔

این آئی سی یو میں آگ سے معصوم بچی کی موت، عملہ بے خبر

لکھنؤ/کانپور (ایجنسی):
اتر پردیش کے ضلع کانپور میں اتوار کی دیر شام، بٹور تھانہ علاقے میں واقع راجا اسپتال کے این آئی سی یو (نیونیٹل انٹینسیو کیئر یونٹ) میں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے زبردست آگ لگ گئی۔ آگ میں ایک معصوم بچی زندہ جل گئی۔ لواحقین نے واقعہ کی اطلاع ڈائل 112 کو دی۔ بٹور پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی لیکن تب تک نومولود کی موت ہو چکی تھی۔ معلومات کے مطابق بکر گنج کے رہنے والے ارون نشاد نے بتایا کہ وہ ایک پرائیویٹ ملازم ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی بنو کو اتوار کی صبح ڈیلیوری کے لیے راجا اسپتال میں داخل کرایا۔ بنو نے شام 4 بجے کے قریب ایک صحت مند بیٹی کو جنم دیا۔ پیدائش کے بعد ڈاکٹروں نے بچی کو مشاہدے کے لیے این آئی سی یو منتقل کیا اور ماں کو جنرل وارڈ میں بھیج دیا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ کل دیر شام این آئی سی یو میں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگی۔ جس بیڈ پر بچی پڑی تھی اس میں آگ لگ گئی۔ آگ اتنی شدید تھی کہ معصوم بچی شدید جھلس کر موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔ متوفی لڑکی کے والد ارون نشاد نے کہا کہ اسپتال انتظامیہ نے اس خوفناک واقعے کو گھنٹوں تک ان سے چھپائے رکھا۔ اہل خانہ نے لڑکی کو دیکھنے کے لیے اصرار کیا تو عملے نے بہانہ بنایا۔ کافی ہنگامہ آرائی کے بعد عملے نے واقعہ کا انکشاف کیا۔ یہ سن کر اہل خانہ مشتعل ہو گئے اور اسپتال کے احاطے میں زبردست ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ ہنگامہ آرائی کی اطلاع ملتے ہی بٹور اسٹیشن انچارج اشوک سروج بھاری پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ اسٹیشن انچارج نے بتایا کہ لواحقین نے اسپتال انتظامیہ پر لاپرواہی کا الزام لگایا ہے۔

مدرسہ اسلامیہ شیخ پور، حبیب پور میں جلسہ دستار بندی

لکھنؤ (پریس ریلیز):
قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بیشمار پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور ان کی رسالت کی گواہی اور ثبوت کے لئے ان کو معجزات عطا فرمائے، وہ معجزات ان کی زندگی تک باقی رہے لیکن ان کے جانے کے بعد وہ سارے معجزات بھی ختم ہو گئے۔ آج اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا دنیا کو دریافت ہو جائے تو اس سے نہ تو دریا میں راستے بن سکتے ہیں نہ ہی پتھروں پر مارنے سے چشمے اہل سکتے ہیں، نہ ہی سانپوں کو وہ نگل سکتا ہے۔ نہ ہی حضرت داؤد کی طرح کسی کے ہاتھ میں لوہا موم بن سکتا ہے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ کا یہ قرآن کا معجزہ اس وقت بھی چیلنج تھا اور آج بھی چیلنج کی شکل میں موجود ہے۔ اس وقت اگر لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے کی قوت اس میں تھی تو وہ قوت آج بھی اپنے کرشمے دکھا رہی ہے۔ ہدایت کے راستے اس وقت بھی لوگوں کے لئے اس سے کھلے، تو آج بھی نہ معلوم کتنے مردہ دلوں کے لئے ہدایت کا راستہ اس سے ہموار ہو رہا ہے۔

ان خیالات کا اظہار مدرسہ اسلامیہ شیخ پور، حبیب پور میں ۳۷ ویں جلسہ دستار بندی سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام نے کیا۔ مولانا مفتی نیاز احمد ندوی شیخ الحدیث دار العلوم ندوۃ العلماء نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور جو لوگ اس سے وابستہ ہو جائیں گے وہ بھی اللہ کی حفاظت میں رہیں گے، جو اس کی تلاوت کرتے ہیں وہ گویا اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں، جو اس پر عمل کرتے ہیں وہ خدا کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز خاں کی صدارت اور حاجی محمد ریاض خاں کی سرپرستی میں ہونے والے اس جلسہ کو مولانا آفتاب عالم ندوی خیر آبادی مبلغ دار العلوم ندوۃ العلماء نے بھی خطاب کیا، مولانا خیر آبادی نے کہا کہ قرآن کا یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ یہ کتاب آج دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے، سب سے زیادہ پرنٹ ہوتی ہے، اس کو اللہ نے یاد کرنے کے لئے آسان کر دیا اور چھوٹے چھوٹے بچے جو پچاس ورق کی کوئی کتاب نہیں یاد کر سکتے وہ تقریباً چھ سو ورق کی یہ اللہ کی کتاب اپنے سینوں میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس لئے اس کتاب سے ہمیں وابستہ رہ کر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ جو اس کو تھام لے گا وہ کامیاب ہوگا۔

مولانا صلاح الدین عرفانی کی نظامت میں ہونے والا یہ جلسہ صبح ۹ بجے شروع ہو کر تقریباً ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ حاجی محمد ایاز خاں، حاجی محمد غیاث خاں اور حاجی محمد الیاس خاں کی نگرانی میں جلسہ پوری کامیابی سے ہم کنار ہوا۔ جلسہ میں مدرسہ سے فارغ ہونے والے حفاظ کرام کی دستار بندی علمائے کرام کے ہاتھوں انجام پائی۔ آخر میں کنوینر جلسہ و مہتمم مدرسہ قاری محمد اسماعیل نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر مسیح الدین خان کو ایجوکیشنل سوشل و کلچرل نیشنل ایوارڈ

لکھنؤ (پریس ریلیز): یونائیٹڈ فاؤنڈیشن (بہرائچ) کی جانب سے ایک ادبی تقریب میں ڈاکٹر مسیح الدین خان کو ان کی مجموعی تعلیمی، ادبی و سماجی خدمات کے عوض میں آگرہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر منظور احمد، لکھنؤ یونیورسٹی شعبہ نباتیات کے پروفیسر محمد اسرائیل انصاری، ماہر تعلیم افضال صدیقی، و خواجہ معین الدین چشتی بھاشا یونیورسٹی کی ڈین ڈاکٹر تطہیر فاطمہ کے بدست "ایجوکیشنل، سوشل و کلچرل نیشنل ایوارڈ اعزاز سے نوازا گیا، اس اعزاز کے موقع پر سوسائٹی کے صدر آفاق عثمانی اور سکریٹری الیاس احمد خصوصی طور پر موجود تھے، پروفیسر منظور احمد نے ڈاکٹر مسیح الدین خان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس اعزاز کو ملنے کے بعد آپ کی ذمہ داری اور زیادہ بڑھ جاتی ہے، پروفیسر اسرائیل نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر مسیح کو مبارکباد دی، ڈاکٹر تطہیر فاطمہ اور افضال صدیقی نے مشترکہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے تعلیم کے لیے خدمات کو انجام دیتے ہوئے "ایجوکیشنل اویرنیس کمیٹی" کی بھی تشکیل دی ہے، اور آج ڈاکٹر مسیح الدین خان تعلیمی، ادبی، و سماجی میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں، اور نئی نسل کے لیے مثال ہیں۔ ڈاکٹر مسیح الدین نے اس اعزاز و ایوارڈ کے لئے فاؤنڈیشن اور اس کے سبھی ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔

یونٹی کیمپس آرٹ اور ہنر کا عظیم سنگم: کالا اور کوشل اتسو اختتام پذیر

لکھنؤ (پریس ریلیز): کالا اور کوشل اتسو 2026 کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہونے پر یونٹی کیمپس تخلیقی صلاحیتوں، اختراعات اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ زندہ ہو گیا۔ یونٹی ویدا اپنی مشن کالج اور یونٹی پرائیویٹ آئی ٹی آئی کے زیر اہتمام مشترکہ طور پر۔ ITI، عظیم الشان دوہری نمائش ایک متحرک پلیٹ فارم کے طور پر ابھری ہے جس میں طلباء کے متنوع ٹیلنٹ کی نمائش ہوتی ہے جدید ڈیجیٹل اینیمیشن سے لے کر صنعت کے لیے تیار تکنیکی مہارتوں تک۔ تقریب میں صنعت، فنون، فیشن، حکومتی اور سماجی شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ صنعت کے نامور پیشہ ور افراد بشمول نوشاد علی (ہیڈ آف مارکیٹنگ آرٹ، آرائز سلوشنز)، رئیس عباس رضوی (ڈائریکٹر، اورنج آئی ٹی سلوشنز)، شازی (ہیڈ، اسکوائر یکسل اسٹوڈیو) اور مسٹر گریش تیواری جی، سینئر لیکچرر، لکھنؤ آرٹس کالج نے طلباء کی ان کے پیشہ ورانہ فنی پورٹ فولیو اور فنی پورٹ فولیو کی تعریف کی۔ فنون لطیفہ، فیشن اور ذاتی نگہداشت کے شعبوں کی نمائندگی لیجنڈ آرٹسٹ ایس این لال، معروف فیشن ڈیزائنرز اساء حسین اور صادق رضا کے علاوہ اسکن اسپیشلسٹ ڈاکٹر اساء پروین نے کی۔ حکومتی اور ادارہ جاتی قیادت نے جناب علی زیدی، چیئرمین، یوپی اسٹیٹ شیعہ وقف بورڈ، آر کے یادو (پرنسپل، گورنمنٹ آئی ٹی آئی)، آر کے دویدی (لکھنؤ منڈل ادھیکش، پرائیویٹ آئی ٹی آئی)، اوم کمار تیواری (فورمین، سماجی کارکن، گورنمنٹ آئی ٹی آئی) کی موجودگی سے تقریب کے قد میں مزید اضافہ کیا۔

خواجہ یونیورسٹی کے تین ممتاز اساتذہ مولانا آزاد نیشنل ایوارڈ سے سرفراز

لکھنؤ (پریس ریلیز):
یونائیٹڈ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سیدہ زینب آڈیٹوریم، شیروانی نگر میں منعقد ہونے والی ایک شاندار، پروقار اور یادگار ادبی و اعزازی تقریب کے دوران خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے تین ممتاز اساتذہ ڈاکٹر تطہیر فاطمہ، ڈاکٹر عبد الحفیظ اور ڈاکٹر ہارون رشید کو ان کی گراں قدر علمی، ادبی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں مولانا آزاد نیشنل ایوارڈ 2026، سندِ توصیف اور اعزازی اسناد سے نوازا گیا۔ اس بامقصد اور باوقار تقریب کا بنیادی مقصد شہر لکھنؤ کے مختلف تعلیمی اداروں سے وابستہ اساتذہ کی علمی و ادبی خدمات کو اعتراف و تحسین کے دائرے میں لاتے ہوئے ان کی فکری کاوشوں، تحقیقی جدوجہد اور تدریسی مساعی کو عوام الناس تک پہنچانا تھا، تاکہ معاشرے میں علم دوستی، مطالعے کا ذوق اور فکری بیداری کو فروغ دیا جا سکے۔ منتظمین کے مطابق ایسی تقاریب نہ صرف اہلِ علم کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنتی ہیں بلکہ نئی نسل کو علمی و ادبی میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب بھی فراہم کرتی ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے اعزاز یافتہ اساتذہ کی تعلیمی، تحقیقی اور سماجی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ یہ شخصیات نئی نسل کی فکری تربیت، اخلاقی نشوونما اور علمی ارتقا میں نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان کی علمی و تدریسی خدمات نہ صرف طلبہ بلکہ علمی حلقوں کے لیے بھی مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مقررین نے اس امر پر زور دیا کہ تعلیمی ادارے محض درس و تدریس کے مراکز نہیں بلکہ وہ سماجی تشکیل اور فکری رہنمائی کے اہم ستون ہوتے ہیں۔ اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ علم کی ترسیل کے ساتھ ساتھ طلبہ میں انسانی اقدار، تنقیدی شعور اور سماجی ذمہ داری کا احساس بھی بیدار کریں تاکہ ایک متوازن اور باشعور معاشرے کی تشکیل ممکن ہو سکے۔ یونائیٹڈ فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے اپنے خطاب میں کہا کہ اعزاز سے نوازے گئے یہ اساتذہ نہ صرف تدریس کے میدان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں بلکہ تحقیق، رہنمائی اور سماجی خدمت کے ذریعے طلبہ کی ہمہ جہت تربیت اور معاشرے کی فکری و علمی ترقی کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی مسلسل علمی جدوجہد نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ اور علمی روایت کے استحکام کا ذریعہ ہے۔

آخر میں منتظمین کی جانب سے اس امید کا اظہار کیا گیا کہ آئندہ بھی اس نوعیت کی ادبی و اعزازی تقاریب کا انعقاد تسلسل کے ساتھ جاری رکھا جائے گا تاکہ اہلِ علم کی خدمات کو بھرپور انداز میں سراہا جا سکے اور معاشرے میں علمی و ادبی شعور کو مزید تقویت حاصل ہو۔ یونائیٹڈ فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ معزز اساتذہ نہ صرف درس و تدریس کے میدان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں بلکہ تحقیق، رہنمائی اور سما